http://www. Khatme-nubuwwat.org/

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ

ختمِ نبوۃ

جلد نمبر ۱۸ | ۱۳ تا ۱۹ شوال ۱۴۲۰ھ مطابق ۲۱ تا ۲۷ جنوری ۲۰۰۰ء | شمارہ نمبر ۳۵

اسلام کی روحانی طاقت

گوھر شاھی کیس کی مکمل رپورٹ

جشن ملینیم اور بے خبر مسلمان

شہید

صلۂ شہید کیا ہے؟

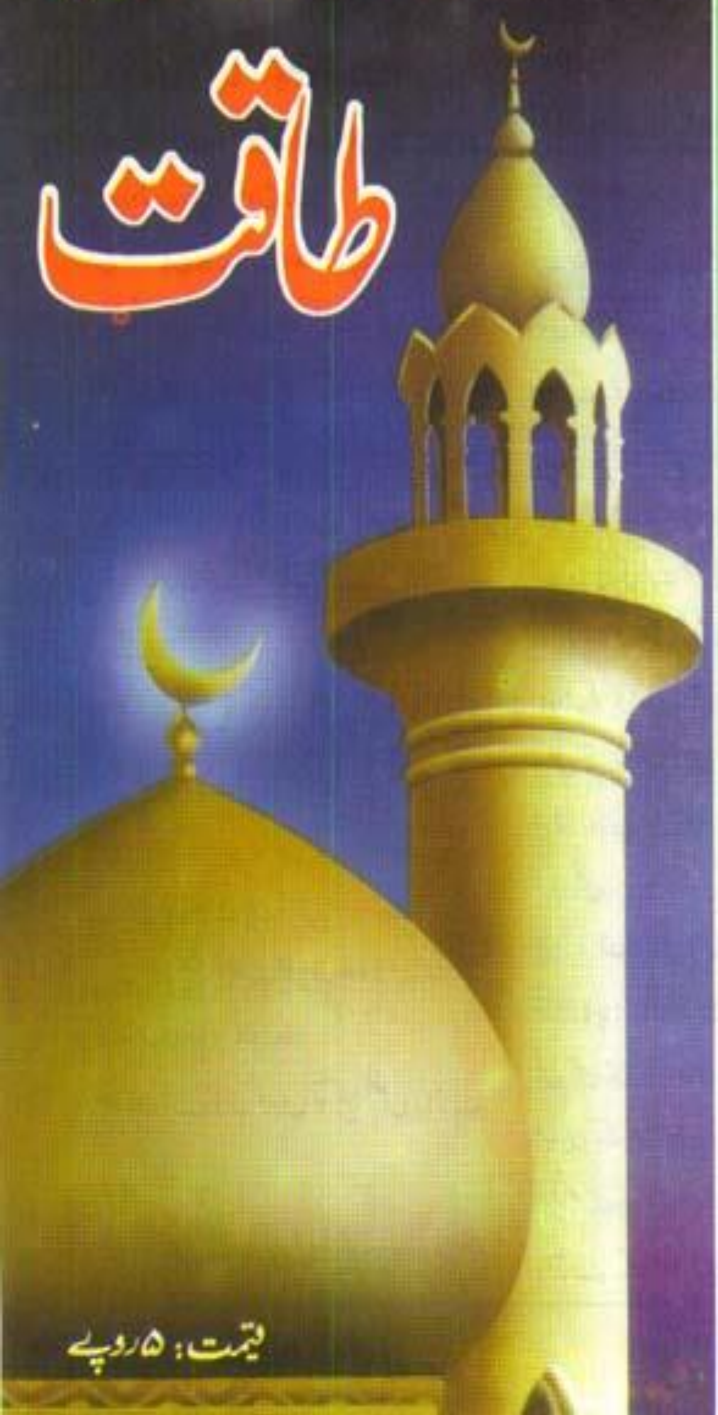

قیمت: ۵ روپے

قضا روزوں کا بیان

بلوغت کے بعد اگر روزے چھوٹ جائیں تو کیا کیا جائے؟

س…… بچپن میں مجھے والدین روزہ رکھنے کی اجازت نہیں دیتے تھے کہ تم پر روزے ابھی فرض نہیں ہیں میں یہ محسوس کر رہا ہوں کہ میں بالغ تھا اور میرے خیال کے مطابق میں نے چار پانچ سال کے بعد روزے رکھنے شروع کئے۔

ج…… بالغ ہونے کے بعد سے جتنے روزے آپ نے نہیں رکھے ان کی قضا لازم ہے۔ اگر بالغ ہونے کا سال ٹھیک سے یاد نہ ہو تو اپنی عمر کے تیرھویں سال سے اپنے آپ کو بالغ سمجھتے ہوئے تیرھویں سال سے روزے قضا کریں۔

کئی سالوں کے قضا روزے کس طرح رکھیں؟

س…… اگر کئی سال کے روزوں کی قضا کرنا چاہے تو کس طرح کرے؟

ج…… اگر یاد نہ ہو کہ کس رمضان کے کتنے روزے قضا ہوئے ہیں تو اس طرح نیت کرے کہ سب سے پہلے رمضان کا پہلا روزہ جو میرے ذمہ ہے اس کی قضا کرتا ہوں۔

قضا روزے ذمہ ہوں تو کیا نفل روزے رکھ سکتا ہے؟

س…… میں نے سنا ہے کہ فرض روزوں کی قضا جب تک پوری نہ کریں تب تک نفل روزے رکھنے نہیں چاہئیں۔ کیا یہ بات درست ہے؟ مہربانی فرما کر اس کا جواب دیجئے۔

ج…… درست ہے کیونکہ اس کے حق میں فرض کی قضا زیادہ ضروری اور اہم ہے، تاہم اگر فرض قضا کو چھوڑ کر نفل روزے کی نیت سے روزہ رکھا تو نفل روزہ ہوگا۔

کیا قضا روزے مشہور نفل روزوں کے دن رکھ سکتے ہیں؟

س…… رمضان شریف میں جو روزے مجبوری کے دنوں میں چھوٹ جاتے ہیں ان کو ہم شمار کر کے دوسرے دنوں میں رکھتے ہیں اگر ان روزوں کو ہم کسی بڑے دن جس دن روزہ افضل ہے یعنی ۱۴ شعبان، ۲۷ رجب وغیرہ کے روزے اس دن اپنے قضا روزے کی نیت کر لیں تو یہ طریقہ ٹھیک ہے یا پھر وہ روزے الگ رکھیں اور ان چھوٹے ہوئے روزوں کو کسی اور دن شمار کریں۔ مہربانی کر کے اس کا حل بتایئے کیونکہ میں نے ۲۷ رجب کو عبادت کی اور روزے کے وقت اپنے قضا روزے کی نیت کر لی تھی۔

ج…… قضا روزوں کو سال کے جن دنوں میں بھی قضا کرنا چاہیں قضا کر سکتے ہیں صرف پانچ دن ایسے ہیں جن میں روزہ رکھنے کی اجازت نہیں۔ دو دن عیدین کے اور تین دن ایام تشریق یعنی ذوالحجہ کی گیارھویں بارھویں اور تیرھویں تاریخ۔

روزے چھوڑ دیئے تو قضا کرے ورنہ مرتے وقت فدیہ کی وصیت کرے:

س…… میری طبیعت کمزور سی ہے، کبھی تو سارے روزے رکھ لیتی ہوں اور کبھی دس چھوڑ دیتی ہوں، اب تک ستر (۷۰) روزے مجھ پر فرض چھوٹ چکے ہیں۔ میں نے حساب لگا کر بتایا ہے۔ خدا مجھے ہمت دے کہ ان کو بخوبی ادا کر سکوں۔ (آمین) لیکن اگر خدانخواستہ اتنے روزے نہ رکھ سکوں تو اس کے لئے مجھے کیا کرنا چاہئے کہ مجھے کوئی گناہ نہ ہو۔ پچھلے ہفتے ایک بہن کے اس قسم کے سوال کا جواب سن کر مجھے بہت فکر ہوئی کہ واقعی ہم کتنے بے خبر ہیں۔

ج…… جو روزے ذمے ہیں ان کی قضا کرنا چاہئے۔ خواہ چھوٹے دنوں میں قضا کر لئے جائیں۔ لیکن اگر خدانخواستہ قضا نہ ہو سکیں تو مرتے وقت وصیت کر دینی چاہئے کہ ان کا فدیہ ادا کر دیا جائے۔

”ایام“ کے روزوں کی قضا ہے نمازوں کی نہیں:

س…… ”ایام“ کے دنوں کے روزوں اور نمازوں کی قضا لازم ہے یا نہیں؟

ج…… عورت کے ذمہ خاص ایام کی نمازوں کی قضا لازم نہیں۔ روزوں کی قضا لازم ہے۔

”ایام“ کے روزوں کی صرف قضا ہے کفارہ نہیں:

س…… ”ایام“ کے دنوں میں جو روزے ناغہ ہوتے ہیں کیا ان کی قضا اور کفارہ دونوں ادا کرنا پڑیں گے؟

ج…… نہیں! بلکہ صرف قضا لازم ہے۔

روزہ کا فدیہ اپنی اولاد اور اولاد کی اولاد کو دینا جائز نہیں:

س…… روزے کا فدیہ اپنی بیٹی، نواسی، پوتا، پوتی، داماد وغیرہ کو دینا چاہئے یا نہیں؟

ج…… روزے کا فدیہ اپنی اولاد اور اولاد کی اولاد کو دینا جائز نہیں۔

ہفت روزہ ختم نبوۃ

بانی: مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

جلد ۱۸ — ۱۳ تا ۱۹ شوال ۱۴۲۰ھ مطابق ۲۱ تا ۲۷ جنوری ۲۰۰۰ء — شمارہ: ۳۵

سرپرست: حضرت خواجہ خان محمد مدظلہ

مدیر اعلیٰ: حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

نائب مدیر اعلیٰ: مولانا عزیز الرحمن جالندھری

مدیر: مولانا اللہ وسایا

بیاد

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مولانا محمد علی جالندھریؒ
مولانا لال حسین اخترؒ
مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
مولانا محمد حیاتؒ
مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
مولانا محمد شریف جالندھریؒ

مجلس ادارت

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
مولانا عبدالرحیم اشعر
مولانا مفتی محمد جمیل خان
مولانا نذیر احمد تونسوی
مولانا سعید احمد جلالپوری
مولانا منظور احمد الحسینی
مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی
مولانا محمد اشرف کھوکھر

سرکولیشن منیجر

محمد انور رانا

قانونی مشیر

حشمت حبیب ایڈووکیٹ

ٹائیٹل و تزئین

ارشد خرم

کمپیوٹر کمپوزنگ

فیصل عرفان

اس شمارے میں

ماہِ رمضان المبارک اور احتساب ...... کیا کھویا کیا پایا	(اداریہ)	4
اسلام کی روحانی قوت	(جناب ڈاکٹر محسن عثمانی صاحب)	6
گوہر شاہی کیس کی رپورٹ	(علامہ احمد میاں حمادی صاحب)	10
جشن ملینیم اور بے خبر مسلمان	(مولانا مفتی احمد سفیان)	18
شہید (صلہ شہید کیا ہے؟)	(قاضی محمد ارشد الحسینی)	24
اوراک ختم نبوت اور ابطال قادیانیت	(علامہ خالد محمود)	26

زرِ تعاون بیرونِ ملک

امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۰ ڈالر — یورپ، افریقہ: ۷۰ ڈالر
سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بحارت، مشرقِ وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۶۰ امریکی ڈالر

زرِ تعاون اندرونِ ملک: فی شمارہ ۵ روپے — سالانہ: ۲۵۰ روپے — ششماہی: ۱۲۵ روپے — سہ ماہی: ۶۵ روپے

چیک/ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت، نیشنل بینک پرانی نمائش اکاؤنٹ نمبر ۲۸۷/۹ کراچی (پاکستان) ارسال کریں

لندن آفس
35 STOCKWELL GREEN
LONDON, SW9 9HZ U.K.
PHONE: 0171-737-8199

مرکزی دفتر
حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۵۱۴۱۲۲، ۵۸۳۴۸۶ فیکس: ۵۴۲۲۷۷

رابطہ دفتر
جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی فون: ۷۸۰۳۳۷، فیکس: ۷۸۰۳۴۰

ناشر: عزیز الرحمن جالندھری — طابع: سید شاہد حسن — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

اداریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ماہ رمضان المبارک اور احتساب............ کیا کھویا کیا پایا؟

رمضان المبارک اہل ایمان کی اصلاح و تربیت و تطہیر و تزکیہ اور تحصیل تقویٰ کا مکمل نصاب ہے' جو بارگاہ الٰہیہ سے ہمارے لئے تجویز فرمایا گیا' چنانچہ ارشاد خداوندی ہے:

"اے ایمان والو! فرض کیا گیا تم پر روزہ جیسے فرض کیا گیا تھا تم سے پہلے لوگوں پر تاکہ تم پرہیزگار ہو جاؤ۔"

مگر یہ اصلاح و تربیت اور ریاضت و مجاہدہ اس صورت میں مفید و موثر اور کارآمد ہو سکتا ہے جبکہ اس کے صحیح حقوق و فرائض کی پاسداری کی جائے' کام اور احکام و ہدایات پر پورا پورا عمل کیا جائے۔

رمضان المبارک رحمت و مغفرت اور آگ سے خلاصی کی مبارک خوشخبریوں پر مشتمل ہے۔ اس میں سرکش شیطان باندھ دیئے جاتے ہیں' جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں' نیکی کرنے والوں کا "اے خیر کے متلاشی آگے بڑھ" کہہ کر استقبال کیا جاتا ہے اور گناہگاروں کو "اے شر کے متلاشی رک جا" کے اعلان سے انہیں گناہ آلود زندگی سے تائب ہونے کی ترغیب دی جاتی ہے۔ جس آدمی نے اس بابرکت مہینہ کی قدر کی' مغفرت اس کا استقبال کرتی ہے اور جس نے اس کی ناقدری کی' آنحضرت ﷺ نے آمین کہہ کر اس کی ہلاکت و بربادی پر مہر تصدیق ثبت فرمائی۔ اس میں حسنات کا ثواب بڑھا دیا جاتا ہے۔ نوافل فرائض کے برابر اور فرائض ستر گنا کر دیئے جاتے ہیں۔ الغرض کہ اس کا ایک ایک لمحہ اس قابل ہے کہ اسے حسنات کی شکل میں محفوظ کر لیا جائے۔ اس کے ایک لمحہ کی عبادت غیر رمضان کے سالوں سے زیادہ قیمتی ہے۔ اس کا ایک روزہ قضا ہو جائے تو ساری زندگی اس کا بدلہ نہیں ہو سکتا۔ اس ماہ کے روزہ دار کو دو خوشیاں دی جاتی ہیں ایک افطار کے وقت اور دوسری اللہ سے ملاقات کے وقت۔ روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے ہاں مشک سے زیادہ پسندیدہ اور محبوب ہے۔ یوں تو ہر عبادت اللہ کے لئے ہوتی ہے مگر روزہ کو اللہ تعالیٰ نے بطور خاص اپنے لئے تعبیر فرمایا اور فرمایا کہ اس کا بدلہ میں اپنے دست قدرت اور اپنی شان کے مطابق عطا کروں گا۔ اسی ماہ کی عید کے موقع پر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ عالی سے رمضان بھر کے روزہ داروں کی مغفرت کا اعلان عام ہوتا ہے اور روزہ دار عید سے فارغ ہوتے ہیں تو بخشے بخشائے گھر لوٹتے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کی مغفرت پر اللہ تعالیٰ ملائکہ کو گواہ بناتے ہیں۔

الغرض رمضان المبارک ’سلوک ربانی کا مہینہ تھا آیا اور چلا گیا ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم میں سے ہر ایک کو اجتماعی اور انفرادی طور پر اپنے اپنے گریبان میں جھانک کر اس بات کو جائزہ لینا چاہئے کہ ہم نے اس ماہ مبارک کے قیمتی لمحات سے کس قدر نفع اٹھایا ہے ؟ اس میں کیا پایا اور کیا کھویا ؟ کہیں ایسا تو نہیں کہ ہم نے اس کی ناقدری کر کے اپنی نالائقی اور بدبختی پر مہر نبوی ثابت کرالی ہو۔ خدانخواستہ اگر ایسا ہوا ہے تو اس کے تدارک کی کیا شکل ہو ؟ رمضان المبارک ہماری صلاح و فلاح کے لئے بارگاہ ایزدی سے بھیجے گئے تھے یقیناوہ ہمارے لئے ایک مہمان کی حیثیت رکھتے تھے ’کیا ہم نے اس فرستادہ خداوندی اور سرکاری مہمان کی قدر کی ؟ کیا وہ ہم سے راضی ہو کر گئے ؟ اگر نہیں تو اس کے راضی کرنے کی کیا شکل ہو گی ؟ رمضان المبارک اور قرآن کریم ’دو ایسے سفارشی ہیں جن کی سفارش بارگاہ عالی میں قبول کی جائے گی۔ اللہ کی بارگاہ میں جس کے حق میں سفارش کریں گے قبول ہو گی ’اگر خدانخواستہ کسی کے خلاف بارگاہ الٰہی میں استغاثہ کریں تو اس کی ہلاکت میں کوئی شبہ ہو سکتا ہے ؟ ہم میں سے ہر ایک کو خود احتسابی جذبہ کے تحت اس کا بغور جائزہ لینا چاہئے کہ رمضان بھر میں ہم سے کوئی ایسی کوتاہی تو نہیں ہوئی جس سے رمضان المبارک اور قرآن کریم ہم سے روٹھ گئے ہوں۔ اگر خدانخواستہ ایسی کسی نالائقی کا شائبہ بھی ہو تو ہمیں فوراً صمیم قلب سے اس پر توبہ کرنا چاہئے اور بارگاہ عالی میں آئندہ ایسا نہ کرنے کا وعدہ کرنا چاہئے۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ :

”جب رات آتی ہے تو لوگوں کی تین قسمیں ہوتی ہیں بعض وہ ہوتے ہیں جو شب بیداری اور تہجد گزاری کے ذریعہ رات سے خوب نفع اٹھاتے ہیں یہاں تک کہ اپنی بخشش اور مغفرت کا فیصلہ کرالیتے ہیں ’اور بعض ہوتے ہیں کہ رات کی تاریکی ان کے لئے ہلاکت کا باعث ہوتی ہے کہ وہ اس تاریکی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے زنا ’چوری وغیرہ گناہ کرتے ہیں اور ایک طبقہ ایسا ہوتا ہے جو رات سے نفع اٹھاتے ہیں اور نہ نقصان رات آئی اور گہری نیند سو گئے یہاں تک کہ صبح ہو گئی۔“

اس حدیث پاک کی روشنی میں بھی ہمیں اپنی زندگی خصوصاً رمضان المبارک کے لمحات کا جائزہ لینا چاہئے کہ اس سے ہم نے کس درجہ کا فائدہ اٹھایا ہے ؟ اٹھایا بھی ہے یا سوتے رہے ؟ اگر اب بھی غفلت اور خدا فراموشی سے باز نہ آئے تو کیا صبح قیامت کو اس سے باز آئیں گے ؟ لیکن اس دن کا افسوس اور ندامت ذرہ برابر نفع نہیں دیں گے۔ رمضان المبارک بلاشبہ ایک عالی شان تحفہ تھا ’ بالفرض ہم اس کی قدر و قیمت نہیں پہچان سکے تو اب بھی اس کا تدارک ممکن ہے کہ آئندہ کی چند روزہ زندگی کو صحیح خطوط اور شرعی اصولوں پر گزارنے کا تہیہ کر لیں۔ تو انشاء اللہ اب بھی وقت ہے کہ ماضی کی تلافی ہو جائے گی۔ ”صبح کا بھولا شام کو گھر آجائے تو اسے بھولا ہوا نہیں کہتے۔“ ارشاد نبوی ”تمام بنی آدم خطاکار ہیں مگر بہترین خطاکار وہ ہے جو گناہ کے بعد توبہ کرلے“ کے مصداق ہمیں اپنی سابقہ خطاؤں پر توبہ و ندامت کے آنسوں بہا کر بارہ گاہ الٰہی سے بہترین خطار کا اعزاز حاصل کر لینا چاہئے۔

ڈاکٹر محسن عثمانی

اسلام کی روحانی قوت

داعی کا اصل مشن دلوں کو بدلنا نہیں بلکہ دلوں کے کشت زار کے اندر ہدایت کی طلب کا بیج بونا ہے اس لیے کہ ہدایت ہمیشہ اللہ کی توفیق خاص سے ملا کرتی ہے "وما کان لنفس ان تو من الاباذن اللہ" (سورہ یونس) یعنی کوئی بھی شخص ایمان نہیں لاتا ہے، مگر اللہ کی توفیق سے لیکن یہ توفیق یزدانی انسان کو باندازہ ہمت اور باندازہ طلب ارزانی کی جاتی ہے۔ ایک طفل شیر خوار جب بھوک سے بیتاب ہوتا ہے تو سینہ مادر سے جوئے شیر ابل پڑتا ہے اسی طرح ایک بندہ جب ہدایت کا طلب گار ہوتا ہے تو رحمت الٰہی جوش میں آتی ہے اور طالب صادق کی عقل کو ایمان کی اور اس کے دل کو معرفت کی غذا فراہم کر دی جاتی ہے۔ یہی مفہوم ہے اس آیت کا "یھدی الیہ من اناب" ہدایت دیتا ہے اسے جو اس کی طرف رجوع کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ جس کے بارے میں ہدایت کا فیصلہ فرما دیتا ہے اسے پھر کوئی گم کردہ راہ نہیں بنا سکتا ہے ناسازگار حالات اس کے ایمان کے لیے سازگار کر دیئے جاتے ہیں۔ موجوں کا تلاطم بھی اس کے سفینہ حیات کو ایمان کے ساحل تک پہنچا کر دم لیتا ہے۔

خدا جس سفینہ کی منظور ہوتی ہے
کنارے تک اسے خود لاکے طوفاں چھوڑ جاتے ہیں

دین اسلام مکمل طور پر مجموعہ حسن و خوبی ہے لیکن بصیرت سے محروم دل اس حسن کا ادراک نہیں کر پاتا ہے۔ داعی کا کام چشم کشائی کرنا اور اسلام کے حسن کے جلوے دکھانا ہے۔ اس کے جمال دل پذیر سے دلوں کو گرویدہ کرنا ہے اور دلائل سے عقل کو مسخر کرنا ہے تاکہ ہدایت کی وہ طلب دل کے اندر پیدا ہو جائے جس کے بعد اللہ کی طرف سے ہدایت کی توفیق مل جاتی ہے اور شجر اسلام کے شاخساروں پر تازہ شگوفوں کے دیئے روشن ہو جاتے ہیں۔

داعی کو جاننا چاہیے کہ دین اسلام کے وہ خاص خاص اسباب کشش کیا ہیں جو عدو کے دامن دل کو سب سے پہلے کھینچ سکتے ہیں۔ اسلام کے اسباب کشش میں سب سے اہم سبب تعلیمات اسلام کی سادگی ہے۔ "لاالٰہ الااللہ محمد رسول اللہ" کے مختصر اور سادہ الفاظ میں اسلام کے اجزائے ایمانی کو جمع کر دیا گیا ہے یہ مختصر اور مجمل عقیدہ ہے اور عقل پر مبنی ہے۔ اسلام نے توحید کے عقیدہ کو اور شرک کی برائی کو ایسے جلال و جبروت کے ساتھ واضح کر دیا ہے کہ اس کی مثال دنیا کے کسی مذہب میں نہیں ملتی ہے۔ توحید کا عقیدہ ہو یا رسالت اور آخرت کا ان میں سے کوئی عقیدہ پیچیدہ اور فلسفیانہ نہیں ہے۔ تمام پیغمبر انہی عقیدوں کی تعلیم دینے آئے ہیں اور یہ عقیدے آسانی کے ساتھ دلوں کے اندر اتر جاتے ہیں۔ اگر دلوں میں نفرت کا زہر پہلے سے موجود نہ ہو اور عصبیت راسخ نہ ہو تو ان عقیدوں کو قبول کرنے میں دیر نہیں لگتی ہے۔ اسلام کی تمام تعلیمات عقل پر مبنی ہیں۔ اگر عقلیت کی تعریف یہ ہے کہ وہ نظام فکر ہے جس کی بنیاد عقل کے اصولوں پر ہو تو یہ تعریف پورے طور پر اسلام پر صادق آتی ہے اور اس دین میں دل و دماغ میں راہ پانے کی حیرت انگیز قوت موجود ہے۔ اسی سے اسلام کی دنیا پر حکمرانی کا راز معلوم ہوتا ہے۔

اسلام میں ہمیشہ سے جو چیز دوسروں کے لیے باعث کشش رہی ہے وہ یہ ہے کہ اس دین میں رنگ اور نسل اور برادری کی بناء پر کسی کو بھی حقیر نہیں سمجھا جاتا ہے۔ افریقہ کے سیاہ فام نیگرو اسی لیے اسلام میں داخل ہوئے اور اب بھی کچھ داخل ہو رہے ہیں کہ اس دین میں ان کو نسلی منافرت نہیں نظر آئی۔ جب کوئی نیگرو اسلام قبول کرتا تھا تو یہ محسوس کرتا تھا کہ وہ اس اسلامی معاشرہ کا رکن بن رہا ہے جہاں اس کے رنگ کی بناء پر اس کی تحقیر نہیں ہوتی ہے۔ ہندوستان کے پسماندہ طبقات کے لاکھوں افراد اس دین کے حلقہ بگوش اس لیے بن گئے کہ اس دین میں مساوات انسانی کے تصور نے ان کو عزت و سربلندی کا راستہ دکھایا۔ جب کہ ہندو مذہب کے برہمنی نظام نے ان کو قعر مذلت میں ڈال رکھا تھا۔ آج بھی دلتوں کے لیے سماج میں عزت و احترام کے لیے اس کے سوا اور کوئی راستہ نہیں ہے۔ یہ دین اسلام ہی ہے جس نے اعلان کیا ہے کہ

اخلاق و کردار اور حسن عمل' عزت و شرف کا حقیقی معیار ہے۔

اسلام کے اسباب کشش میں ایک سبب یہ بھی ہے کہ اس میں خدا اور بندے کے درمیان کسی ذریعہ اور وسیلہ کی ضرورت نہیں سمجھی گئی۔ کوئی بھی شخص کتاب و سنت پر عمل کرکے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کر سکتا ہے۔ اس کے مقابلہ میں عیسائیت کا پاپائیت کا نظام ہے' جس میں پادریوں کو نجات اور مغفرت کا پروانہ دینے کا اختیار دیا گیا ہے۔ ہندوازم میں ایک مخصوص طبقہ کے ذریعہ عبادت کی رسمیں انجام دی جاتی ہیں۔ جن مذاہب نے قرب خداوندی کے لیے وسیلہ اور ذریعہ کو لازمی قرار دیا ان میں ایک ایسا طبقہ وجود میں آگیا۔ جس نے اپنے لیے مذہبی اجارہ داری قائم کرلی۔ لوگوں کے لیے اسلام کا یہ تصور باعث کشش رہا ہے کہ وہ مذہبی اجارہ داری کا منکر ہے اور وہ کسی طبقہ کو یہ حق نہیں دیتا ہے کہ بندے اور خدا کے مابین حائل ہو جائے اور دوسروں کو اپنا دست نگر بنائے۔

بعض لوگوں کے لیے اسلام قبول کرنے کا سبب یہ حقیقت بنی کہ اسلام نے دین اور دنیا کی جامعیت کا عقیدہ پیش کیا ہے۔ اس نے دین اور دنیا کو ایک دوسرے کی ضد نہیں بلکہ ایک دوسرے کا تکملہ قرار دیا۔ اسلام نے روح کے ساتھ جسم کی ضروریات کا بھی لحاظ رکھا ہے اور ایسی نفس کشی سے منع کیا ہے جس سے جسم کے حقوق کی پامالی ہو۔ یہاں نہ ترک دنیا ہے اور نہ رہبانیت اور نہ عبادت میں حد سے زیادہ غلو۔ اسلام نے دین اور دنیا کا جو جامع نظام پیش کیا ہے۔ اس میں اللہ کی دی ہوئی نعمتوں سے لطف اندوز ہونا معیوب نہیں۔ دین کو آسان اور قابل عمل بنایا گیا ہے اور عبادت و ریاضت میں خود ساختہ مشقتوں سے منع کیا گیا ہے۔ اسلام نے جسمانی زیب و زینت کو بھی ترک کرنے سے روکا ہے بلکہ عبادت کے اوقات میں اس کو اختیار کرنے کی تلقین کی ہے اسی لیے اسلام کو دین فطرت کہا گیا ہے۔

جب بھی اسلام کو کسی ملک میں داخل ہونے اور غالب آجانے کا موقع ملا۔ غیر مسلموں کے اندر یہ احساس پیدا ہوا ہے کہ اس دین میں مذہبی رواداری موجود ہے اسلام نے دین کے معاملہ میں زبردستی اور ظلم کی مخالفت کی ہے۔ ان ملکوں میں جو صدیوں تک اسلام کے نظام حکومت کے تابع رہے۔ غیر مسلم آج تک موجود ہیں۔ یہ اس بات کا بین ثبوت ہے کہ ان کو مذہبی آزادی حاصل رہی ہے۔ عدم رواداری کے دو چار واقعات جو تاریخ میں موجود ہیں وہ عدم رواداری کے کسی اصول کے تحت نہیں پیش آئے' وہ بعض مقامی حالات کی وجہ سے پیش آئے۔ مثال کے طور پر مسلمانوں کو معلوم ہوا کہ غیر مسلموں کی کوئی جماعت دشمنوں سے سازباز کر رہی ہے یا یہ کہ کسی عبادت خانہ کے پجاری غیر اخلاقی حرکتوں میں ملوث ہیں۔ تاریخ میں اس طرح کے دو چار واقعات سے ہرگز یہ ثابت نہیں ہوتا کہ مسلمانوں نے غیر مسلموں کے ساتھ عدم رواداری کا معاملہ کیا ہے یا بزور شمشیر دوسروں کا مذہب تبدیل کروایا۔ اس کے مقابلہ میں عیسائی مورخین کے حوالہ سے ایسے بے مثال شواہد پیش کیے جاسکتے ہیں جن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ مسیحی مبلغین نے تشدد اور طاقت کے ذریعہ لوگوں کا مذہب بدلا' ایک مورخ انہارڈی (ENHARDI) لکھتا ہے کہ یورپ کے سیکسن قوم کو جبراً عیسائی بنایا گیا۔ شہنشاہ شارلمین کے زمانہ میں نوک شمشیر پر لوگوں کو اصطباغ دیا جاتا تھا (CNUT) کنوٹ نے اپنی مملکت میں بت پرستی کی جبری طور پر بیخ کنی کی۔

مسیحی مبلغوں میں ایک گروہ اخوان السیف (SWORD BRETHEM OF) رہا ہے۔ جس نے اپنی تبلیغی کوششوں کو آگ و تلوار کے ذریعہ تکمیل تک پہنچایا' پھر ان ہی میں ایک گروہ اخوان الکنین کا ہوا ہے جنہوں نے لیونیہ (LIVONIA) کے باشندوں پر زبردستی عیسائیت کو مسلط کیا۔ جیوٹ فرقہ کے مشنری لوگوں نے تبلیغ میں تشدد اختیار کیا۔ بادشاہ اولاف (OLAF) نے ملک ناروے کے جنوبی خطہ میں اس قدر ظلم کیا کہ جو شخص عیسائیت مذہب قبول نہیں کرتا تھا وہ اس کو قتل کر دیتا تھا یا اس کے ہاتھ پیر کاٹ دیتا تھا یا جلا وطن کر دیتا تھا' جون ویلے (Join ville) نے ایک کتاب سینٹ لوئیس پر لکھی ہے اس نے بیان کیا ہے کہ سینٹ لوئیس کی نصیحت یہ تھی کہ جو شخص دین عیسوی کی مذمت میں کسی کی زبان سے کوئی کلمہ سنے اسے چاہیے کہ اپنی تلوار اس کے پیٹ میں اتار دے ہندوستان میں برہموں نے بودھوں پر ظلم و ستم کے پہاڑ توڑے ہیں۔ اس طرح تاریخ میں چند واقعات کسی مسلمان بادشاہ کے تشدد کے مل بھی جائیں ایسے واقعات اس سے کہیں زیادہ بڑے پیمانہ پر

دوسری قوموں میں مل جائیں گے۔ تاریخ کا کیمرہ صرف پیغمبروں اور بزرگوں کی زندگی کی تصویر نہیں کھینچتا ہے بلکہ ہر قسم کے انسانوں کا کردار پیش کرتا ہے' مجموعی ریکارڈ کے اعتبار سے یہ بات وثوق کے ساتھ کہی جاسکتی ہے کہ مسلمانوں نے نہ تو تبلیغ میں شمشیر کا ذریعہ اختیار کیا اور نہ مفتوح قوموں کے ساتھ انہوں نے ظلم کیا۔

ایک انگریز مفکر رابرٹ بریفالٹ اپنی کتاب "دی میکنگ آف ہسٹری" میں لکھتا ہے کہ:

"مشرقی ممالک میں مذہب اسلام کے پیروکاروں نے کبھی کسی موقع پر ظلم اور تشدد کا مظاہرہ نہیں کیا اور نہ انہوں نے اقلیتوں کے حقوق کو غصب کرنے کی کوشش کی۔ اس کے برعکس یورپ' یونان اور روم میں آئے دن تنگ نظری اور تشدد کی مظاہرے دیکھنے میں آئے۔"

مشہور مورخ ولیم میور نے شہادت دی ہے کہ:

"مسلمان فاتحین نے مفتوح قوموں کے ساتھ ہمیشہ رواداری اور برداشت کا رویہ اختیار کیا ہے۔ اس کے برعکس روم کے حکمرانوں نے وحشت اور بربریت کے پہاڑ مفتوح قوموں پر ڈھائے ہیں۔ اسلامی دور میں شام کے عیسائیوں کو عرب حکمرانوں کی جانب سے اتنی مراعات حاصل تھیں جس کا وہ اپنے عیسائی حکمران ہرکولیس کے دور میں تصور بھی نہیں کر سکتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ عیسائی مہاجر شام کو چھوڑ کر اپنے وطن دوبارہ لوٹ جانا نہیں چاہتے تھے۔"

ایسے دین کے بارے میں جو تحمل اور رواداری کا دین ہے اور ہمیشہ لوگوں کے لیے پر کشش رہا ہے۔ پورا مغربی میڈیا کردار کشی میں مصروف ہے اور اس دین کے ماننے والوں پر تشدد اور دہشت گردی کا الزام عائد کر رہا ہے جن ملکوں میں مسلمان ظلم اور استحصال کے خلاف ہاتھ پیر مار رہے ہیں یا اپنے ثقافتی ورثہ کا تحفظ چاہتے ہیں یا اپنے مذہبی قوانین کے نفاذ کا مطالبہ کرتے ہیں اور اپنے دینی و ثقافتی مستقبل کو درخشاں دیکھنے کے متمنی ہیں۔ ان کے خلاف عالمی پیمانہ پر پروپیگنڈہ کیا جاتا ہے کہ وہ تشدد پسند ہیں۔ حالانکہ حقیقت واقعہ اس سے مختلف ہے۔ اگر ان کا کوئی جرم ہے تو یہ ہے کہ وہ اس تہذیب کی بالادستی قبول کرنے کے لیے تیار نہیں ہیں جو از فرق تابقدم مادہ پرستی میں ڈوبی ہوئی ہے۔ سائنس اور ٹیکنالوجی کے میدان میں ترقی کے باوجود جدید تہذیب کا سفینہ کرم خوردہ ہے اور وہ اسلامی ذہن و فکر رکھنے والوں کے لیے قابل قبول نہیں ہے۔ یہی وہ نظریاتی جنگ ہے جس کی بناء پر خبر رساں ایجنسیاں مسلمانوں پر تشدد کا الزام عائد کر رہی ہیں اور دنیا کی قوموں کو اسلام کی طرف راغب ہونے سے روکنا چاہتی ہیں۔ وسائل ابلاغ کی پوری طاقت اس الزام کو صحیح ثابت کرنے پر صرف کی جارہی ہے۔ مسلمانوں کا ایک طبقہ جس کا اپنا اسلام کے بارے میں کوئی مطالعہ نہیں۔ اس الزام کو صحیح سمجھنے لگا ہے بلکہ "ہز ماسٹرز وائس" بن کر اس الزام کو طوطے کی طرح دہرانے بھی لگا ہے۔

تاریخ میں غیر مسلم خواہ وہ عیسائی ہوں یا بت پرست ہوں۔ مسلمانوں کے درمیان رہ کر مسلمانوں کی اجتماعی خوبیوں سے متاثر ہوئے اور آہستہ آہستہ اسلام سے قریب ہوتے چلے گئے۔ مسلمانوں کے دور عروج میں نہیں بلکہ زوال و انحطاط کے زمانہ میں بھی ایک عیسائی مشنری جس کو مشرقی ملکوں میں تبلیغی سفر و سیاحت کا موقع ملا۔ پروفیسر آرنلڈ کی روایت کے مطابق یہ کہتا ہے کہ:

"یہ دیکھ کر ہمیں بڑا تعجب ہوا کہ مسلمانوں کے مذہب میں کس کمال درجہ کی خوبیاں موجود ہیں۔ ایسا کون سا شخص ہوگا جو اس بات پر متعجب نہ ہو کہ مسلمانوں کو تحصیل علم کا کس قدر شوق ہے' کس خشوع و خضوع سے وہ خدا کی عبادت کرتے ہیں' محتاجوں کے ساتھ وہ کس قدر فیاض ہیں خدا اور انبیاء کے نام کی وہ کیسی عظمت کرتے ہیں۔"

اس طرح بارہویں صدی کے ولیم پٹسیٹ نے مسلمانوں کی پرہیزگاری کی تعریف کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:

"ان کی پرہیزگاری ان کے پیغمبر کی تعلیم کا نتیجہ ہے۔ مسلمانوں کے پیغمبر نے پرہیزگاری اور حقانیت کی تعلیم دی ہے۔ شراب خوری اور ناپاک اشیاء کو حرام قرار دیا ہے۔ مسلمان اخلاقی اعتبار عیسائیت پر فوقیت رکھتے ہیں۔" وہ آگے لکھتا ہے کہ عیسائیوں کی ناپاکی پر خوری اور منکرات کے کثرت استعمال کی وجہ سے ہے۔

اسلام قبول کرنے والوں کے لیے اس دین کے اسباب کشش میں اس کا نظام عبادت بھی ہے۔ غیر مسلم مسلمانوں کو دیکھ کر یہ محسوس

کیے بغیر نہیں رہتے کہ مسلمانوں کا مذہب ان کے روز وشب کا رفیق رہتا ہے۔ مسجد میں پنج وقتہ نماز کا منظر نمازیوں کا صف بستہ کھڑا ہونا اور ایک امام کی اقتداء میں ایک ساتھ رکوع وسجود کا دلکش نظارہ ہمیشہ مسحور کن رہا ہے۔ اسکندریہ کا ایک یہودی تھا جس نے ۱۹۲۸ء میں اسلام قبول کیا تھا وہ لکھتا ہے کہ :

"جمعہ کی نماز باجماعت کا نظارہ جو میں نے مسجد میں دیکھا وہ میرے لیے تبدیلی مذہب کا فیصلہ کن سبب ہوا۔ ایک سخت بیماری کے دوران میں نے ایک خواب دیکھا جس میں مجھ سے ایک آواز کہہ رہی تھی کہ تم اپنے اسلام کا اعلان کرو۔ اس کے بعد جب میں ایک مسجد میں داخل ہوا اور مسلمانوں کو دیکھا کہ فرشتوں کی طرح صفیں باندھے کھڑے ہیں تو میرے دل سے آواز اٹھی کہ یہی وہ امت ہے جس کی آمد کی انبیاء علیہم السلام نے بشارت دی تھی۔ جب خطیب نمودار ہوا جو ایک سیاہ جبہ میں ملبوس تھا۔ تو میرے دل میں ایک ہیبت چھاگئی۔ جب اس نے اپنے خطبہ کو اس آیت پر ختم کیا۔"ان اللہ یامر بالعدل والاحسان وایتاء ذی القربی وینھی عن الفحشاء والمنکر والبغی یعظکم لعلکم تذکرون۔" تو میں بے حد متاثر ہوا' جب نماز شروع ہوئی تو مجھے ایسا محسوس ہوا۔ گویا مسلمان نمازیوں کی صفیں فرشتوں کی صفیں ہیں۔ ان کے رکوع وسجود کے وقت خدا اپنی تجلی دکھارہا ہے۔"

مشہور فرانسیسی مصنف رینان (متوفی ۱۸۹۲ء) جس نے اسلامی تہذیب کی تاریخ پر کتاب بھی لکھی ہے کہ کہتا ہے کہ :

"میں جب کبھی کسی مسجد میں داخل ہوا تو میں نے اپنے دل میں عجیب کیفیت محسوس کی ہے۔ اور اگر اجازت ہو تو کہہ دوں کہ وہ کیفیت کیا تھی؟ وہ اس بات کی حسرت تھی کہ میں مسلمان نہیں ہوں۔" جب رینان جیسا فلسفی اور مصنف ایسا تاثر لے سکتا ہے تو دوسروں کے لیے نماز باجماعت کا منظر جذبہ شوق وتجسس کو بیدار کردے تو اس میں تعجب کی بات نہیں۔ ہر روز بوقت فجر اس شبستان وجود میں اذان کے ذریعہ خدا کی عظمت اور کبریائی کا اعلان سحر انگیز اور وجد آفریں ہوتا ہے۔ آخر شب کے سناٹے میں موذن کی خوش الحانی کائنات کی خوبصورتی سے پورے طور پر ہم آہنگ ہوجاتی ہے۔ اذان کا نغمہ فردوس گوش سامعہ نواز ہوجاتا ہے۔ نمازیوں کا صاف ستھرے کپڑوں میں آنا جانا اثر انگیز ہوتا ہے۔ قرآن میں مسجد اور نماز کے لیے خوش لباسی جامہ زیبی اور زینت کی تاکید آئی ہے۔ خذو زینتکم عند کل مسجد اب مسلمان نہ صرف اس کی تاکید کو نظر انداز کرنے لگے ہیں بلکہ خوش آواز موذن کی ضرورت بھی نہیں محسوس کرتے ہیں۔ حالانکہ دعوتی نقطہ نظر سے بھی ان باتوں کی اہمیت مسلم ہے' اس سے اسلام کی جانب نفسیاتی کشش کا اضافہ ہوتا ہے۔

ماضی میں اور عصر حاضر میں بہت سی شخصیتوں نے اسلام قبول کیا ہے اور اپنے قبول اسلام کے اسباب بھی بیان کیے ہیں۔ ان بیانات کو جمع کرکے اسلام کے اسباب کشش کا ایسا مجموعہ تیار کیا جاسکتا ہے جو داعی کے مشن کے لیے کارآمد ہو۔ اسلام آج بھی ایک زندہ مذہب ہے اس کا چشمہ قوت قرآن اور نبی کا اسوہ محفوظ ہے پیشوایان مذاہب میں کسی کی زندگی تاریخ کی روشنی میں نہیں ہے' یہ امتیاز صرف آخری پیغمبر کو حاصل ہے کہ پیدائش سے لے کر وفات تک ان کا ہر نقش قدم آج تک نمایاں ہے۔ کتاب وسنت دونوں سرچشمے باقی ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ آج بھی انقلاب کا سرچشمہ موجود ہے۔ اسلام کی روحانی قوت اس کی سیاسی سطوت پر موقوف نہیں۔ آج بھی نیک دل اور پاکباز مسلمانوں کی غیر مسلم عزت کرتے ہیں۔ آج بھی اس دین میں دلوں کو جیتنے اور دماغوں کو مسخر کرنے کی صلاحیت ہے' افسوس اس کا ہے کہ آج اہل دعوت کا قافلہ سخت جاں خواب استراحت کی حالت میں ہے اس کا نتیجہ ہے کہ اسلام کا شجر بے برگ وبے ثمر ہورہا ہے۔ شاخیں پامال ہیں اور غنچے خستہ حال' فضا افسردہ اور گل ولالہ دل گرفتہ نہ پھولوں کا بانکپن باقی ہے نہ روح یاسمن باقی ہے یہ خواب استراحت اتنا زیادہ طویل ہوگیا ہے کہ اسلام اپنے فرزندوں سے اب شکوہ گزار ہے۔ ہے کوئی جو اس کی نوائے شکستہ اور نالہ شام غریباں کو سنے اور اپنے استراحت کدوں سے باہر آجائے۔ اب اسلام کا لٹریچر تعلیم یافتہ لوگوں کا پہونچانے کا وقت آگیا ہے اور غیر تعلیم یافتہ لوگوں تک محبت آمیز تلقین کی ساعت آچکی ہے۔

گوہر شاہی کیس کی رپورٹ

ترجمہ ایف آئی آر گوہر شاہی

ایف آئی آر نمبر 108 تاریخ 2 مئی 1999ء فریادی علامہ احمد میاں حمادی دفعات 295-A,295-B,295-C, 8 اے ٹی اے

فریاد ہے کہ میں مذکورہ بالا پتہ پر رہتا ہوں' جامع مسجد ختم نبوت میں خطیب اور مجلس عمل ختم نبوت کا صوبائی کنوینر ہوں۔ مورخہ 8-12-98 کو میں اپنی جامع مسجد کے دفتر میں موجود تھا کہ وقت تقریباً ۹ بجکر ۱۰ منٹ کا تھا روزنامہ اخبار "امت" کراچی اور روزنامہ "کاوش" حیدر آباد منگوائی جن میں ریاض احمد گوہر شاہی ساکن خدا کی بستی نزد کوٹری ضلع دادو کا انٹرویو پڑھا جس میں اس نے کہا ہے کہ:

(۱)...... جو کچھ مجھے محمد ﷺ پڑھاتے ہیں وہی میں بتاتا ہوں۔

(۲)...... حضور پاک ﷺ سے اکثر ملاقاتیں ہوتی رہتی ہیں۔

(۳)...... جس اسٹیکر پر لا الہ الا اللہ کے بعد محمد رسول اللہ کی جگہ پر اس کا نام ریاض احمد گوہر شاہی تحریر ہے اس کے متعلق کہا ہے کہ شائع کرانے میں کوئی بھی جرم نہیں۔

(۴)...... قرآن مجید کی سورتیں ۱۰'۱۱'۱۲'۱۴'۱۵ کا ابتدائی جملہ "الم" کی بابت اپنے مریدوں کے حوالے سے کہا ہے کہ الف سے اللہ' (ل) سے لا الہ الا اللہ اور (م) سے ریاض احمد گوہر شاہی مراد ہے۔

(۵)...... اس کے مریدوں نے اسے امام مہدی کہا ہے اور اس کی تصویر چاند اور بیت اللہ کے حجر اسود میں موجود ہے۔ ریاض احمد گوہر شاہی نے ان باتوں کی تردید نہیں کی۔

(۶)...... قیمتی گاڑیوں میں نوجوان لڑکیوں کے ساتھ سفر کرنے اور عیش والی زندگی گزارنے کو

علامہ احمد میاں حمادی

رسول پاک ﷺ کے جہادی سفر میں اعلیٰ قسم کے گھوڑوں پر سواری کرنے سے ملا کر جائز قرار دیا ہے۔

(۷)...... اسلام کے بنیادی پانچ ارکان میں سے دو ارکان نماز اور روزہ کو ظاہری عبادت کہہ کر غیر اسلامی کارروائیوں کو اہم قرار دے کر اسلام کے بنیادی ارکان کو حقارت آمیز انداز میں بیان کر کے حضور پاک ﷺ کی توہین' قربانی کی بے حرمتی' مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو مجروح کیا ہے بعد میں' میں نے ایسی درخواستیں ضلعی انتظامیہ کو دیں فریاد ہے کہ قانونی کارروائی کی جائے ان الزامات سے متعلق میں آڈیو اور ویڈیو کیسٹیں پیش کروں گا۔

نوٹ: فریاد اس کے کہنے کے مطابق کیا گیا درست تسلیم کرتے ہوئے دستخط کر دیئے۔

بخدمت جناب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ و ڈپٹی کمشنر سانگھڑ

بخدمت جناب ایس پی سانگھڑ و ڈی ایس پی ٹنڈو آدم و ایس ایچ او ٹنڈو آدم

بخدمت جناب اے سی و ایس ڈی ایم ٹنڈو آدم

عنوان: ریاض احمد گوہر شاہی کے خلاف زیر دفعات 295-C,295-B,295-A ایف آئی آر کا اندراج:

گزارش ہے کہ نام نہاد انجمن سرفروشان اسلام کے سربراہ ریاض احمد گوہر شاہی خدا کی بستی نزد کوٹری نے مورخہ ۷ دسمبر ۹۸ء کو توہین رسالت' توہین قرآن اور مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو مجروح کرنے کا ارتکاب کیا ہے' جسے روزنامہ امت اور روزنامہ کاوش نے مورخہ ۸ دسمبر ۹۸ء کو شائع کیا ہے جو مندرجہ ذیل ہیں:

(۱)...... جو کچھ محمد ﷺ پڑھاتے ہیں وہی بتاتا ہوں۔

(۲)...... حضور نبی کریم ﷺ سے اکثر ملاقاتیں ہوتی رہتی ہیں۔

(۳)...... کئی بار رسول اکرم ﷺ سے بالمشافہ ملاقات ہوئی ہے۔

(۴)...... جس اسٹیکر پر لا الہ الا اللہ کے بعد محمد رسول اللہ کی جگہ ریاض احمد گوہر شاہی لکھا ہوا ہے اس کے بارے میں کہا ہے کہ اس میں کوئی گناہ نہیں ہے' جبکہ گناہ سے بڑھ کر کفر وارتداد ہے۔

(۵)...... قرآن مجید کی سورت نمبر ۲ کے ابتدائی جملہ آلم کا مطلب بتاتے ہوئے کہ الف سے اللہ '(ل) سے لا الہ الا اللہ '(م) سے محمد رسول ہے بتاکر اپنے مریدین کی طرف سے سورت نمبر ۱۰'۱۱'۱۲'۱۴'۱۵ پانچ سورتوں کے ابتدائی جملہ "الر" کے بارے میں بتایا کہ الف سے اللہ '(ل) سے لا الہ الا اللہ '(ر) سے ریاض احمد بتاکر رسول اکرم ﷺ پر اپنی برتری ظاہر کی۔

(۶)...... اس کے مرید اسے امام مہدی کہتے ہیں اور اس کی تصویر چاند اور بیت اللہ کے حجر اسود میں موجود ہے۔

(۷)...... قیمتی گاڑیوں پر غیر ملکی لڑکیوں کے ساتھ سفر کرنے اور پر تعیش زندگی گزارنے کو رسول پاک ﷺ کے جہادی سفر میں اعلیٰ قسم کے گھوڑے پر سواری کرنے کی وجہ سے جائز قرار دیا۔

(۸)...... اسلام کے بنیادی پانچ ارکان میں سے دو ارکان نماز اور روزہ کو ظاہری عبادت کہہ کر اپنی غیر اسلامی کارروئیوں کو اہم قرار دیا ہے اور اسلامی بنیادی ارکان کو حقارت آمیز انداز میں بیان کیا ہے۔

اس طرح اس شخص ریاض احمد گوہر شاہی نے رسول اکرم ﷺ پر اپنی برتری جتاتے ہوئے کلمہ طیبہ میں محمد رسول اللہ کی جگہ ریاض احمد گوہر شاہی لکھنے اور تقسیم کرنے پر اپنے غیر مسلم مریدوں کو کچھ نہ کہہ کر بالضد راضی ہو کر توہین رسالت کا ارتکاب کیا ہے اور قرآن مجید کی پانچ سورتوں کے ابتدائی جملہ "الر" میں اس کے مریدوں نے اس کا ذکر بتاکر رسول اللہ پر اپنی برتری ظاہر کرنے اور قرآن مجید کا غلط بیان کر کے توہین قرآن کا ارتکاب کیا ہے۔ نیز اس کی ان تمام بکواسات سے تمام باشعور مسلمانوں کے مذہبی جذبات مجروح ہوئے ہیں جس کا ثبوت ۸ دسمبر ۹۸ء کی بعد نماز عصر اس کی بکواسات چھپنے کے بعد تمام نمازیوں نے اپنے جذبات کا اظہار کر کے مہیا کر دیا۔

گزارش ہے کہ اس ریاض احمد گوہر شاہی کے خلاف زیر دفعات 295-A,295-B,295-C, کے تحت ایف آئی آر درج کر کے کارروائی کا حکم صادر فرمائیں۔ (دونوں اخبارات نشانزدہ اس کے ہمراہ ارسال خدمت ہیں)

نوٹ: اب ذیل میں گوہر شاہی نے اس ایف آئی آر کے جواب میں ڈپٹی کمشنر دادو کو جو درخواست بھیجی وہ ملاحظہ فرمائیں۔

بخدمت جناب ڈپٹی کمشنر دادو

بخدمت جناب ایس پی دادو

معرفت: جناب انچارج پولیس چوکی

پی پی خدا کی بستی کوٹری (دادو)

عنوان: مخالفت میں تحریری درخواست کے اعتراضات کے جوابات:

جناب عالی!

انچارج پولیس چوکی پی پی خدا کی بستی کوٹری ضلع دادو کی معرفت میری مخالفت میں آپ کو احمد میاں حمادی (صدر تنظیم تحفظ ناموس خاتم الانبیاء پاکستان و امیر مجاہدین تحفظ ختم نبوت پاکستان' مرکزی دفتر ملتان وصوبائی کنوینر مجلس عمل تحفظ ختم نبوت سندھ وخطیب جامع مسجد ختم نبوت ٹنڈو آدم) نے ایک تحریری درخواست دی جن کے اعتراضات کے جوابات حاضر خدمت ہیں۔

اعتراض نمبر ۱ تا ۳: کے جواب میں

کہ یہ عقیدے کا اختلاف ہے بعض عقیدے کے لوگوں کے نزدیک حضور پرنور احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت (نعوذباللہ) ایک عام انسان کی حیثیت کی سی ہے جبکہ دوسرے عقیدے کے لوگ آپ ﷺ کو حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم تسلیم کرتے ہیں (یہ اختلاف قدیمی اختلاف ہے جس کی تائید اور تردید میں لاتعداد کتب عام مل سکتی ہیں) میرا تعلق اسی عقیدے کے لوگوں سے ہے جو حضور اکرم ﷺ کو حیات النبی ﷺ ماننے کے ساتھ ساتھ سلاسل طریقت (قادری' چشتی' نقشبندی' سہروردی) اولیاء کاملین کی کاملیت کے معترف ہیں۔ ہمارے عقیدے لوگوں کے نزدیک' حضور پاک ﷺ سے بالمشافہ ملاقات ہوسکتی ہے' اس کے لئے عمل تکسیر سکھایا جاتا ہے جس کا طریقہ

حضرت سخی سلطان باہوؒ کی کتاب نور الہدیٰ میں درج ہے۔ ہمارے عقیدے کے اولیا کاملین کی کتابوں کے مطابق غوث' قطب' ابدال و دیگر ۳۶۰ افراد بامرتبہ ولی (رجال الغیب) دنیا کے نظام کو چلانے کے لئے ہر وقت دنیا میں موجود ہوتے ہیں۔ یہ افراد حضور اکرم ﷺ کی مجلس میں بالمشافہ ہی ملاقات کرتے ہیں۔

جس علم کا میں ذکر کر رہا ہوں یہ علم مکمل طور پر کتابوں سے حاصل نہیں ہوتا' ظاہری کتابوں میں اس علم کے اشارے ملتے ہیں یہ علم مکمل طور پر سینہ بہ سینہ سکھایا جاتا ہے۔ لہذا میں نے گزشتہ دنوں المرکز روحانی کوٹری شریف میں حیدر آباد کے صحافیوں کی کثیر تعداد سے گفتگو کرتے ہوئے ایک سوال کے جواب میں کہا تھا کہ مجھے بھی یہ علم حضور پاک ﷺ کے سینے مبارک سے حاصل ہوا' جیسا انہوں نے سکھایا اور بتایا ویسا ہی لوگوں تک پہنچا رہا ہوں۔ (سینہ بہ سینہ علم کا ثبوت دلیوں کی کتابوں میں موجود ہے جو ہم دکھا سکتے ہیں) جیسا کہ ہر عالم جانتا ہے کہ جب حضرت شاہ شمسؒ نے مولانا رومیؒ سے حدیث فقہ کے متعلق پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ یہ وہ علم ہے جسے تم نہیں جانتے اور جب شاہ شمسؒ نے پانی کے حوض میں کتابیں ڈال کر خشک نکالیں تو حضرت مولانا رومیؒ نے کہا یہ کیا ہے؟ تو حضرت شاہ شمسؒ نے کہا کہ یہ وہ علم ہے جسے تم نہیں جانتے۔ چنانچہ حدیث میں ہے کہ حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا کہ مجھے حضور پاک ﷺ سے دو طرح کے علم حاصل ہوئے ایک تمہیں بتا دیا اور دوسرا بتاؤں تو تم مجھے قتل کر دو۔

اعتراض نمبر ۴ تا ۵: "آر" اسٹیکر

ہندوؤں نے R.A.G.S. انٹرنیشنل انگلینڈ کے تحت چھپوا کر تقسیم کیا تھا جس کا ہمیں قطعی طور پر پیشگی علم نہ تھا لیکن ان کے عقیدے کے مطابق وہ کہتے ہیں کہ اللہ کے بعد ہمارا اوتار ریاض احمد گوہر شاہی ہے۔ گزشتہ دنوں پریس بریفنگ میں بھی میں نے ایک سوال کے جواب میں واضح کر دیا تھا کہ یہ ان کے عقیدے (ہندوؤں) کے مطابق کوئی جرم نہ تھا لیکن غلط فہمی سے مسلمانوں کے جذبات مجروح ہو سکتے تھے اس لئے اس اسٹیکر کو فوری ضبط کر لیا گیا ہے اور ہدایات جاری کر دی کہ آئندہ مرکزی کمیٹی کی اجازت کے بغیر کوئی اسٹیکر شائع نہیں کیا جائے۔

ہندوؤں کے مطابق "آر" سے مراد الف سے اللہ' (ل) سے لا الہ الا اللہ اور (ر) سے ریاض احمد گوہر شاہی تھا جس کی ہم تائید نہیں کرتے یہ ان کا اپنا خیال تھا۔ جس کے لئے ہم اخبارات میں تردید کر چکے ہیں۔ ہمارے نزدیک نبوت ختم ہو چکی ہے اور حضور پاک ﷺ کی نبوت کے بعد نبی ہونے کا دعویٰ کرنے والا کافر ہے بے شک میں مسلمانوں کو الم (الف' لام' میم) کا مطلب بتایا کہ الف سے مراد اللہ' (ل) سے لا الہ الا اللہ اور (م) سے مراد محمد رسول اللہ ہے اس پر ہندوؤں نے آر کا مطلب اپنے خیال سے لے لیا وہ لوگ بھی قرآن کا جائزہ لیتے رہتے ہیں کیونکہ بیرون ممالک میں مسلمان بھی ان کے ساتھ اس جماعت میں ہیں اور رسول اکرم ﷺ پر برتری کا اظہار کے اعتراض کے جواب میں رسول اکرم ﷺ پر کوئی بھی برتری حاصل نہ تو کر سکا اور نہ کر سکتا ہے۔ ہم تو حضور اکرم ﷺ کے ادنیٰ سے غلام ہیں۔

اعتراض نمبر ۶: اگر معتقد امام مہدی کہتے ہیں تو ان سے پوچھا جائے کہ وہ کیوں کہتے ہیں؟ ہم نے تو ابھی تک ایسا کوئی دعویٰ نہیں کیا اور نہ ہی ہمیں اللہ کی طرف سے کوئی الہام ہوا۔ البتہ نشانی بتاتا ہوں کہ جس کی پشت پر کلمہ کے ساتھ مہر مہدیت ہو گی وہی امام مہدی ہو گا۔ رہا چاند اور حجر اسود پر شبیہ (تصویر) کا تو ہم اخبارات کے ذریعے کئی بار حکومت پاکستان سے اپیل کر چکے ہیں کہ ان تصاویر کی تحقیق کی جائے۔

اعتراض نمبر ۷: کے جواب میں

تقریباً روزانہ شام کو سیر کے لئے نکلتا ہوں جس میں میری بیوی اور بچی بھی ساتھ ہوتی ہیں' کبھی کبھی پنجاب یا بیرون ممالک سے بھی انجمن کی کارکن جن کا تعلق شعبہ خواتین سے ہوتا ہے ہمارے یہاں آجاتی ہیں اور کہتی ہیں کہ ہمیں بھی اپنا شہر دکھائیں تو ہم ان کو بھی اپنی گاڑی میں بٹھا لیتے ہیں۔ ان میں میری فیملی کے علاوہ کوئی باپردہ ہوتی ہیں تو کوئی بے پردہ خاص کر بیرون ممالک کی خواتین اکثر بے پردہ ہوتی ہیں۔ رہا سوال گاڑی کا گاڑی گاڑی ہے سستی ہو یا مہنگی البتہ پریس بریفنگ کے دوران صحافیوں کے سوال کے جواب میں ہم نے کہ واقعی آپ ﷺ کے دور میں لینڈ کروزر نہیں تھی اس زمانے میں گھوڑے تھے۔ حضور اکرم ﷺ وقت کے لحاظ سے اعلیٰ قسم کے گھوڑوں پر

سواری فرمایا کرتے تھے۔

اعتراض نمبر ۸ : کے جواب

میں کہ اسلام کے پانچوں بنیادی ارکان کا تعلق ظاہری عبادت سے ہے' جس سے انکار نہیں کیا جاسکتا' ہماری تعلیمات کا تعلق بھی اسلام کے پہلے بنیادی رکن یعنی کلمہ طیبہ سے ہے اور کلمہ طیبہ کا تعلق ذکر سے ہے اس کو غیر اسلامی کارروائی کہنا کفر ہے۔ اس ذکر کی بابت قرآن مجید نے سختی سے عمل کی تاکید کی ہے کہ (اللہ کا ذکر کثرت سے کرو) اور جب تم نماز سے فارغ ہو جاؤ تو اٹھتے بیٹھتے حتیٰ کہ کروٹوں کے بل بھی اللہ کا ذکر کرو۔ حتیٰ کہ خرید و فروخت میں بھی اس سے غافل نہ رہنا۔ اگر ان کی حقارت کا کوئی ثبوت ہے تو پیش کریں۔

جناب عالی! میں اس بات کو واضح کرتا چلوں کہ اصل چیز یا مسئلہ تو حجر اسود یا چاند کی شبیہ کا ہے اس کے بارے میں کیوں شور نہیں اٹھاتے؟ حکومت اس کی کیوں تحقیق نہیں کرتی؟ چند فرقے جو تصویروں کو حرام سمجھتے ہیں وہ جانتے ہوئے بھی کہ حجر اسود پر شبیہ (تصویر) ہے لوگوں کے ذہن الجھانے کے لئے اور حجر اسود کی تصویر جیسے اہم مسئلہ کو دبانے کے لئے ایسے بے مقصد حربے استعمال کر رہے ہیں تاکہ اس اہم مسئلے سے عوام کی توجہ ہٹی رہے۔

جناب عالی! ہماری پوری تعلیم ویڈیو کیسٹ نمبر ۲ اور کتب میں موجود ہے لیکن اس میں کوئی شبہ نہیں کہ مخالفین اس تعلیم میں بھی ردوبدل کر کے عوام الناس کو شک و شبہ میں ڈال رہے ہیں۔ چاند اور حجر اسود کے علاوہ بھی اللہ کی طرف سے مصدقہ نشانیاں ہیں جن کے ثبوت ہم فراہم کر سکتے ہیں اللہ کی نشانیوں کو جھٹلانا منافقت ہی ہے۔ اگر اس کی تحقیق نہ کی گئی تو بہت بڑا فتنہ اٹھنے کا خطرہ ہے۔ جب فتنہ کے وقت حکومت تحقیق کرے گی تو بہتر ہے کہ فتنہ سے پہلے ہی تحقیق ہو جائے تاکہ فتنہ ہی نہ اٹھے۔

اپنے خلاف اعتراضات کے جوابات کے ساتھ ملکی اور غیر ملکی اخبارات کی کاپیاں' چاند حجر اسود کے اور یجنل فوٹوز' حجر اسود کے کمپیوٹر تصدیق سرٹیفکیٹ اور تعلیمات پر مبنی ویڈیو کیسٹ بھی ہمراہ ہے۔

نوٹ : علامہ احمد میاں حمادی نے تفتیش کے لئے جو درخواست دی وہ ملاحظہ ہو :

بخدمت جناب ڈی ایس پی صاحب ٹنڈو آدم

وجناب ایس ایچ او صاحب پی ایس ٹنڈو آدم

والیس ڈی ایم صاحب ٹنڈو آدم

عنوان : دوبارہ تفتیش مقدمہ گوہر شاہی

گزارش یہ ہے کہ ملزم نام نہاد گوہر شاہی نے اپنے خلاف ایف آئی آر میں عائد الزامات کا دفاع کرتے ہوئے الزام نمبر ۱ تا ۳ کے بارے میں لکھا ہے کہ ان الزامات کا تعلق عقیدے کے اختلاف سے ہے اس کے مطابق اس کا عقیدہ ہے کہ حضور پاک ﷺ زندہ ہیں اور میرا عقیدہ اس کے خلاف ہے' جبکہ یہ سراسر غلط ہے۔ میرے اکابر اور میرا عقیدہ ہے کہ آنحضرت ﷺ حیات ہیں' اس لئے کہ اللہ پاک نے قرآن مجید کی سورۃ نمبر ۳ اور آیت نمبر ۱۶۹ میں فرمایا ہے کہ :

"جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل ہو گئے ان کے بارے میں مردہ ہونے کا گمان بھی نہ کرو بلکہ وہ زندہ ہیں اپنے رب کے ہاں ان کو رزق ملتا ہے۔"

اللہ کے بعد سب سے بڑے ہمارے رسول پاک ﷺ ہیں۔ آپ ﷺ کے بعد باقی رسولوں اور نبیوں کا درجہ ہے' ان کے بعد صدیقین کا درجہ ہے' ان کے بعد شہیدوں کا درجہ ہے' تو جب صدیقین سے بھی کم رتبے والے شہدا بھی زندہ ہیں تو صدیقین سے اوپر انبیاء اور ان سے بڑے ہمارے رسول پاک ﷺ کیوں زندہ نہ ہوں گے۔ یقیناً وہ زندہ ہیں یہ صرف بات کو الجھانے کے لئے اس نے الزام لگایا ہے اسی طرح اس نے یہ بھی کھلا ہوا جھوٹ بولا ہے کہ میں رسول پاک ﷺ کو ایک عام انسان جیسا سمجھتا ہوں' جھوٹے پر خدا کی لعنت تمام علماء اہل سنت یعنی علماء دیوبند کا بلکہ تمام امت مسلمہ کا عقیدہ ہے کہ آنحضرت ﷺ اللہ رب العزت کے بعد ساری مخلوق سے افضل و اعلیٰ ہیں۔

"بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر"

میرا بھی یہی عقیدہ ہے اسی طرح میں اور میرے اکابر تصوف کے تمام سلسلوں کو بھی مانتے ہیں' میرے سگے دادا حضرت مولانا حماد اللہؒ بہت بڑے عالم اور سلسلہ قادریہ کے پیر تھے' آج تک سلسلہ قادریہ کی گدی ہالیجی شریف بنوں عاقل میں قائم ہے۔ میرے

چچازاد بھائی مولانا عبدالصمد اب گدی نشین ہیں' میں خود سلسلہ قادریہ میں اپنے دادا سے بیعت ہوں۔

۲..... اور اسی طرح حضور ﷺ اپنے حقیقی تابعداروں سنت کے مطابق زندگی بسر کرنے والوں یعنی اپنے سچے غلاموں کو اپنی زیارت بابرکت سے مشرف فرماتے ہیں' مگر حضور ﷺ کے سچے غلام یہ کبھی نہیں کہتے کہ ہم بارہا حضور ﷺ سے بالمشافہ ملاقات کرتے رہتے ہیں۔ ان الفاظ میں گستاخی کی بو ہے اور یہ الفاظ گستاخ رسول گوہر شاہی کے ہیں۔ نیز رسول اکرم ﷺ کسی بھی عیاش' مذہب کی آڑ میں بدکار اور بیگانہ عورتوں سے بدن دبوانے والے منحوس شخص کو اپنی زیارت سے مشرف نہیں فرماتے بلکہ ایسے بدقماش شخص پر آپ ﷺ نے لعنت بھیجی ہے جو آپ ﷺ کے حوالے سے شیطانی کھیل کھیل رہا ہو۔

۳..... تمام اہل اسلام کے نزدیک دینی علوم قرآن و سنت میں بند ہیں۔ اس سے باہر جو بھی علم ہوگا وہ دینی علم نہیں ہوگا۔ حضرت مولانا رومیؒ اور شاہ شمسؒ تبریز یقیناً اللہ والے تھے۔ اس شخص کو ان سے کوئی نسبت نہیں' ان حضرات کے بابرکت ناموں کو اپنے ناجائز اغراض و مقاصد کے لئے استعمال کر رہا ہے۔

۴..... اعتراض نمبر ۴ تا ۵ کے بارے میں اس نے لکھا ہے کہ قرآن مجید کی سورتوں کے ابتدائی جملہ "الآر" کے اسٹیکر R.A.G.S. انٹرنیشنل انگلینڈ کے تحت ہندوؤں نے چھپوا کر تقسیم کیا۔ اس کو اس کا پہلے علم نہ تھا لیکن عقیدے کے مطابق اللہ کے بعد ہندوؤں کا اوتار ریاض احمد گوہر شاہی ہے اور اس نے ایک سوال کے جواب میں کہا تھا کہ یہ بات ہندوؤں کے عقیدے کے مطابق کوئی جرم نہ تھی' یہ بھی اس کا جھوٹ اور سراسر دھوکے والی بات ہے' کوئی مرید اپنے مرشد کی رضا و اجازت کے بغیر مرشد کے بارے میں یا مرشد کے عقیدے اور تعلیم کے بارے میں کچھ بھی نہیں لکھ سکتا' اگر اس کی یہ بات مان بھی لی جائے تو "عذر گناہ بدتر از گناہ" والی مثال ہوگی۔ تو کافر مسلمان کا مرید کیسے؟ رسول پاک ﷺ صحابہ کرامؓ اہل بیت عظام سے متعلق ایک بھی ایسی مثال نہیں ملتی کوئی شخص ان حضرات کو مرشد بھی مانے اور کافر بھی رہے جو کافر ہے وہ اللہ اور اس کے رسول اور اسلام و اہل اسلام کا دشمن ہے۔ سورۃ نمبر ۵ آیت نمبر ۵۱

ترجمہ: "اے ایمان والو! نہ بناؤ یہود و نصاریٰ کو دوست' بعض ان کے دوست ہیں بعض کے اور تم میں سے جو ان کو دوست بنائے گا تو وہ ان ہی میں سے ہوگا بے شک اللہ تعالیٰ ہدایت نہیں فرماتے ظالموں کو۔"

مرید تو دوست سے کہیں زیادہ فرمانبردار اور دلی تعلق رکھنے والا ہوتا ہے تو اس کے کافر مریدوں نے جب قرآن کی اور رسول اکرم ﷺ کی بے حرمتی اور گستاخی کی تو اس نے ان کے خلاف کوئی بھی کارروائی نہیں کی صرف مسلمانوں کے ردعمل سے بچنے کے لئے کہہ دیا کہ ان کے اسٹیکر وغیرہ ضبط کر لئے گئے' ان کو اپنے مریدوں کی فہرست سے خارج نہیں کیا ان کی گستاخانہ و کافرانہ باتوں پر خاموش رہ کر اور ان کی باتوں کو نظر انداز کر کے خود بھی گستاخی اور کفر کا مرتکب ہوا' مزید یہ لکھا کہ اس قسم کی باتیں ہندوؤں کے عقیدے کے مطابق کوئی جرم نہ تھا' اپنے گستاخ رسول و کافر ہونے کی تصدیق کر دی۔ رسول پاک ﷺ اور قرآن مجید کی گستاخی ہر انسان (خواہ مسلمان ہو یا کافر) کے لئے ناقابل معافی جرم ہے۔ یعنی وہ واجب القتل ہے' مزید یہ لکھا کہ ہندوؤں نے اپنے خیال سے "الآر" کا مطلب لے لیا کیونکہ وہ قرآن مجید کا جائزہ لیتے رہتے ہیں' کیا کسی کافر کو اپنی غیر اسلامی رائے کے مطابق قرآن یا رسول اکرم ﷺ کے بارے میں گستاخانہ رائے قائم کرنے کا حق ہے؟ ہرگز نہیں بلکہ ایسے کافر کا تو کیا کہنا اگر کوئی مسلمان بھی گستاخانہ رائے قائم کرے تو اس کو بھی از روئے اسلام اور ملکی قانون کی دفعہ 295-B اور 295-C کے تحت سزائے عمر قید اور سزائے موت دی جائے گی۔ انہی دفعات کے تحت اس کے خلاف ایف آئی آر درج کرائی گئی۔ اس کے علاوہ R.A.G.S. انٹرنیشنل کی طرف سے اللہ پاک کے ذاتی نام "اللہ" کے ڈیزائن کے اندر لاالہ الا اللہ لکھ کر محمد رسول اللہ کی جگہ ریاض احمد گوہر شاہی لکھا گیا۔ اللہ کا نام اس طرح لکھا کہ ریاض احمد گوہر شاہی کو ہٹایا جائے تو اللہ کا نام بھی نہیں رہتا۔ کیا اس گستاخی کی بھی کوئی حد ہے؟ اس نے دھوکہ دینے کے لئے لکھا ہے کہ وہ رسول اکرم ﷺ کا ادنیٰ غلام ہے یہ بھی اس کا سیاہ جھوٹ ہے' اگر ادنیٰ غلام ہے تو پھر ہمارے آقا محمد رسول اللہ ﷺ کی جگہ اپنا نام کیوں لکھوایا؟ اگر اس کے غیر مسلم مریدوں نے لکھا تو ان کے خلاف اس نے کوئی بھی مؤثر کارروائی کیوں نہیں کی؟ یا کم از کم اپنی

مریدی سے ہی خارج کیوں نہیں کیا' اب بھی وہ اس کے مرید ہیں؟ اس کی تمام باتیں جھوٹ اور دھوکے کی باتیں ہیں۔

۵......اس نے یہ بھی لکھا ہے کہ "اقر" کے الف سے اللہ' (ل) سے لاالہ الااللہ' (ر) سے ریاض احمد گوہر شاہی ہندوؤں نے لکھا' جس کی یہ تائید نہیں کرتا مگر یہ بھی لکھتا ہے کہ یہ ہندوؤں کا اپنا خیال تھا۔ پھر یہ بھی لکھتا ہے کہ ہندو بھی قرآن مجید کا جائزہ لیتے رہتے ہیں' کیا کسی کافر کو قرآن مجید کا جائزہ لینے کی اجازت ہے ہرگز نہیں۔

۶......اس نے لکھا ہے کہ اس کے معتقد اسے امام مہدی کہتے ہیں تو ان سے پوچھا جائے کہ وہ کیوں کہتے ہیں؟ مرید اس کے اور گستاخانہ اور کفریہ باتیں یہ لوگ لکھیں اور پوچھیں ہم؟ اس نے کیوں نہیں پوچھا کہ اسلامی تعلیمات کے خلاف اس کو امام مہدی کیوں کہتے ہیں؟ امام مہدی کی تو ایک بھی نشانی اس میں نہیں پھر اس پر خاموشی اور رضا' یہ اسلام دشمنی اور فروغ کفر نہیں تو اور کیا ہے؟ ہر مسلمان تو حضور پاک ﷺ کی بتائی ہوئی بات کو اٹل اور یقینی سمجھتا ہے' ذرا سا شک اور پوچھ پاچھ کو بھی کفر سمجھتا ہے' اس نے کہا ہے کہ اس نے امام مہدی کا دعویٰ نہیں کیا اور نہ ہی اسے اللہ کی طرف سے کوئی الہام ہوا' البتہ امام مہدی کی نشانی یہ بتاتا ہے کہ پشت پر کلمہ کے ساتھ مہر مہدویت ہوگی وہی امام مہدی ہوگا' کچھ عرصے بعد اپنی پشت پر کلمہ طیبہ اور مہر مہدویت لکھوا کر کہے گا کہ میں نے جو امام مہدی کی نشانی بتائی تھی وہ دیکھو میری پشت پر موجود ہے اور میں امام مہدی ہوں۔

۷......رہی بات چاند اور حجر اسود پر اس کی تصویر کی تو یہ بھی اس کا دھوکا اور فریب ہے' جو بات قرآن و حدیث میں نہیں اس کی کوئی حیثیت نہیں' پہلی صدی ہجری کے سال ۹۰ء میں ایک شخص "حارث کذاب" نے نبوت کا دعویٰ کیا اپنی جھوٹی نبوت منوانے کے لئے کچھ پڑھ کر آسمان کی طرف پھونک دیتا تھا تو آسمان پر نورانی گھوڑوں پر نورانی سوار تمام حاضرین کو نظر آتے تھے مگر ایسے شخص کو بھی ماننے کے بجائے مسلمانوں نے جہنم رسید کر کے دم لیا' جبکہ نام نہاد گوہر شاہی کی تصویر کسی بھی مسلمان کو حجر اسود یا چاند پر نظر نہیں آئی' یہ تو اس نے شیطانی شوشہ چھوڑا ہے' اگر یہ بات سچی ہے تو لاکھوں مسلمان ہر سال حج پر جاتے ہیں اور ہزاروں مسلمان روزانہ عمرہ ادا کرتے رہتے ہیں تو وہ ضرور دیکھ لیتے اور یہ چیز ساری دنیا میں نہ ہی عالم اسلام میں تو مشہور ہو جاتی اسی طرح چاند کو کروڑوں انسان دیکھتے ہیں اگر یہ حقیقت ہوتی تو پوری دنیا میں یہ بات پھیل جاتی حتیٰ کہ اسے جھوٹی تصویر شائع کروانے اور اخبارات کے اعلانات کروانے کی ضرورت بھی پیش نہ آتی یہ بھی اس کا سیاہ جھوٹ اور فریب کاری ہے۔

۸......اس شخص کا کہنا ہے کہ اس کی روحانی تربیت رسول اکرم ﷺ نے فرمائی (استغفر اللہ' معاذ اللہ) اگر یہ سچ ہوتا تو زندگی رسول اکرم ﷺ کے نقش قدم کے مطابق ہوتی نہ یہ کہ نوجوان خوبصورت عورتوں سے ٹانگیں دبواتا۔ رسول اکرم ﷺ بہت بڑی ذات ہیں مگر کسی صحابی یا اہل بیت کے کسی فرد یا کسی غوث و قطب نے ایسی حرکت تو کیا اس سے ملتی جلتی بھی نہیں کی کہ بے پردہ نوجوان خوبصورت لڑکیوں کو اپنے ساتھ سیر و تفریح کرواتا رہا یا لڑکیوں نے اس کو سیر و تفریح کروائی ہو' مگر اس شخص کا ایسا کردار ویڈیو کیسٹوں میں محفوظ ہے اور یہ تمام باتیں متفقہ طور پر شریعت اسلامی کے خلاف ہیں۔

۹......یہ صحیح ہے کہ حضور اکرم ﷺ کے زمانے میں لینڈ کروزر نہیں تھی اس لئے اعلیٰ قسم کے گھوڑوں پر سفر کیا جاتا تھا اور حضور اکرم ﷺ نے بھی سفر کئے مگر یہ سفر جہادی سفر تھے تفریحی اور عیاشی کے سفر ہرگز نہیں تھے جبکہ اس شخص کے سفر نوجوان لڑکیوں کے ساتھ غیر شرعی اور عیاشی کے سفر ہیں۔ ان سفروں کو حضور پاک ﷺ کے سفروں کے ساتھ ملانا اور اپنے غیر شرعی سفروں کے لئے وجہ جواز ملانا انتہائی اور بدترین گستاخی ہے بلکہ غیر شعوری طور پر مسلمانوں کے دلوں میں حضور پاک ﷺ کی شان اقدس کو داغ دار بنانے کی ناپاک سازش ہے۔

۱۰......اس نے لکھا ہے کہ اسلام کے پانچ بنیادی ارکان کا تعلق ظاہری عبادت سے ہے اور اس کی تعلیمات کا تعلق اسلام کے پہلے بنیادی رکن یعنی کلمہ طیبہ سے ہے اور کلمہ طیبہ کا تعلق ذکر سے ہے مگر یہ اس کی بات سراسر غلط ہے۔ یہ شخص کلمہ طیبہ لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ کی تعلیم دیتا یا اس کا ورد بتاتا تو بات کچھ بن جاتی مگر یہ تو صرف اللہ ھو کا ذکر بتاتا ہے اور اس کے مقابلے میں نماز کو ظاہری عمل کہہ کر ایک

طرح نماز کو رد کرتا ہے' جبکہ اسلام کے تمام اعمال میں سے برتر عمل نماز ہے' حضور پاک ﷺ نے فرمایا کہ میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے' نیز فرمایا کہ نماز مومن کی معراج ہے' نیز فرمایا کہ بندے اور کفر کے درمیان فرق والی چیز نماز ہے ایسی اہم عبادت کو اس ملحد و زندیق نے ظاہری عمل کہہ کر رد کر دیا۔

۱۱...... اس نے لکھا ہے کہ اصل چیز یا مسئلہ تو حجر اسود یا چاند پر اس کی شبیہ (تصویر) کا ہے۔ اس اہم مسئلہ کو دبانے کے لئے حربے کے طور پر شور کیا جارہا ہے تاکہ اس اہم مسئلہ سے عوام کی توجہ ہٹی رہے اس کی یہ بات بھی بالکل بے ہودہ بات ہے۔ پہلے عرض کر چکا ہوں کہ قرآن و حدیث میں کہیں بھی یہ بات نہیں کسی شخص کی تصویر حجر اسود اور چاند میں ظاہر ہو گی اور وہ اللہ کا برگزیدہ بندہ ہو گا جو بات قرآن و حدیث میں نہیں وہ سراسر گمراہی ہے' اس سے بڑھ کر تو مذکورہ بالا شخص "حارث کذاب" کا کرتب تھا کہ آسمان کی طرف پھونک مارتا تو نورانی گھوڑے اور نورانی سوار نظر آتے تھے مگر مسلمانوں نے اسے بھی تہہ تیغ کر دیا۔ جبکہ خود ساختہ تصویر سوائے چند وہم پرست افراد کے (جو کہ گمراہ ہیں) کسی کو نظر نہ آئی غور طلب بات یہ ہے کہ چاند کی ٹکیہ نظر آتی ہے مگر یہ لاکھوں مربع پر محیط اس کے کہنے کے مطابق چاند پر نظر آنے والی اس کی تصویر ہے جبکہ چاند کی ایک تہائی یا ایک چوتھائی پر محیط ہے اگر یہ مان لیا جائے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کی تصویر کتنی ہو گی کہ اس کی ناک کا سوراخ پہاڑ کی غار کے برابر ہو گا' اس کا سر امریکہ کے ملک کے برابر ہو گا ٹانگیں اور باقی جسم کتنا بڑا ہو گا اس کے کان اور ہاتھ اور ہونٹ اور دانت اور داڑھی کتنی بڑی ہو گی خدا کی پناہ اتنی جسامت تو دوزخ میں دوزخیوں کی ہو گی خدا کی پناہ وہ خود بھی اس پر غور کرے۔

آخری بات یہ ہے کہ اس شخص نے اپنی کتاب مینارہ نور کے آخری صفحہ پر "فرمان گوہر شاہی" کے عنوان سے لکھا ہے کہ:

"اللہ کی پہچان اور رسائی کے لئے روحانیت سیکھو خواہ تمہارا تعلق کسی بھی مذہب سے ہو۔"

اسی طرح ایک امریکی خاتون جب پاکستانی جوڑے کے ساتھ اس کے پاس پہنچی اور اس جوڑے نے کہا کہ یہ خاتون آپ کے ہاتھ پر اسلام قبول کرنا چاہتی ہے تو اس نے اس خاتون سے پوچھا تمہیں کیا چاہئے؟ "صرف اسلام یا خدا؟" خدا کی طرف کئی راستے جاتے ہیں ایک راستہ دین سے ہو کر جاتا ہے دوسرا راستہ عشق و محبت کا راستہ ہے' اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تک رسائی کے لئے رسول اکرم ﷺ اور دین اسلام غیر ضروری ٹھہرے۔ کیونکہ اللہ تک رسائی کے لئے رسول اکرم ﷺ اور دین اسلام سے ہٹ کر متبادل دوسرا راستہ عشق و محبت کا بھی ہے' جبکہ اللہ کا فرمان ہے کہ اللہ کے نزدیک پسندیدہ دین فقط اسلام ہے' حوالہ سے سورۃ نمبر ۲ آیت نمبر ۱۹ اسی طرح فرمان الٰہی ہے:

"جو شخص اسلام کے سوا کوئی اور دین چاہے گا تو وہ اس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا اور وہ آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو گا۔"

غیر اسلامی بکواسات بہت سی ہیں مگر ان ہی پر اکتفا کرتا ہوں۔ میری گزارش ہے کہ ملکی عدالتیں اس مقصد کے لئے ہیں کہ صحیح اور غلط سچ اور جھوٹ کو نکھار کر سامنے لایا جائے' یہ مقدمہ عدالت کے حوالے کیا جائے جس شخص کی تصویر حجر اسود و چاند پر ہو جو یہ کہتا ہو کہ مجھے گرفتار کرنے والا پولیس افسر اندھا ہو جائے گا اور وزیر اعظم پاکستان کو سندھی اخبار روزنامہ "سندھو" حیدر آباد مورخہ ۳/ مارچ ۹۹ء بذریعہ کھلا خط لکھا ہو کہ اگر وزیر اعظم اور اس کی حکومت نے اس کی درخواست پر نوٹس نہ لیا تو غیبی اور روحانی طاقت سے چند دنوں کے اندر کسی واویلا کے اس حکومت کو توڑا جا سکتا ہے تو ایسے شخص کو عدالت میں جاکر اپنے مقدمے کا سامنا کرنے میں کیا تکلیف ہوئی کہ یہ شخص سندھ ہائیکورٹ کراچی' حیدر آباد میں ضمانت قبل از گرفتاری کی درخواست دے کر پھر بیماری کے بہانہ پر تین بار حاضر نہ ہو کر غیر قانونی حربے استعمال کر کے مقدمے کو خراب اور ختم کروانے کی مذموم کوشش کرتا رہا' اتنی معمولی طاقت والا انسان تو ہر جگہ اپنی صفائی کے لئے حاضر ہو سکتا ہے اور اپنی روحانی طاقت کے ذریعے مقدمہ کا فیصلہ بھی اپنے حق میں کروا سکتا ہے مگر یہ شخص ایک دم روپوش ہو گیا اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ شخص بڑا فراڈی اور دھوکہ باز ہے' براہ کرم اس کا مقدمہ معمول کے مطابق فوری طور پر متعلقہ عدالت میں سماعت کے لئے پیش کیا جائے۔

میں آنجناب کی خدمت میں اس کی تقاریر اور غیر ملکی سفر کے تین ویڈیو کیسٹ اور اس کی

اپنی اخبار نمبر ا پندرہ روزہ "صدائے سرفروش" حیدرآباد مورخہ یکم تا ۱۵ اکتوبر ۹۸ء' (۲) اسی اخبار کا شمارہ مورخہ ۱۶ تا ۳۰ جون ۹۸ء' (۳) ۱۶ تا ۳۱ دسمبر مطابق ۲۶ شعبان تا ۱۱ رمضان المبارک ۱۴۱۹ھ (۴) ۱۶ تا ۳۰ جون ۹۹ء (۵) اسی اخبار کا خصوصی ضمیمہ ۲۵ نومبر جشن یوم ولادت (۶) ویکلی اپریشن فیصل آباد چیف ایڈیٹر لیاقت کمال (۷) اسی کی کتاب روحانی سفر کے متعلقہ صفحات تعداد ۸ معہ ٹائٹل کے فوٹو اسٹیٹ اور ہفت روزہ "تکبیر" صفحہ نمبر ۹ مورخہ ۲۰ مئی ۹۹ء میں جسٹس تقی عثمانی و دیگر ممتاز علما کا فتویٰ اور ہفت روزہ "تکبیر" صفحہ نمبر ۸ تا ۱۰ مورخہ ۱۵/اپریل ۹۹ء میں گوہر شاہی کے ایک پیروکار کو ۱۷ سال قید بہ مشقت اور ایک لاکھ جرمانہ کی سزا کے تراشے کا فوٹو اسٹیٹ اور ماہنامہ "شہادت" فروری ۹۹ء میں بعنوان "مسیلمہ کذاب سے گوہر شاہی تک" اور ماہنامہ "شہادت" دسمبر ۹۸ء میں بعنوان جیسے "آج صلیب ٹوٹ گئی" کا فوٹو اسٹیٹ اور انسداد دہشت گردی کی عدالت ڈیرہ غازیخان کے اصلی فیصلے کی فوٹو اسٹیٹ پہلے پیش خدمت کر چکا ہوں اور کلمہ طیبہ کا اسٹیکر مصدقہ بھی جن سے یہ بات واضح ہو جائے گی کہ یہ فراڈی شخص بنام ریاض احمد گوہر شاہی کس درجہ کا گستاخ رسول اور اسلام دشمن کفر کا ایجنٹ ہے۔ اس کی غیر اسلامی حرکات اور دربار رسالت ﷺ کے بارے میں کی گستاخیوں کو فوری طور پر نہ روکا گیا تو یہ ملک و ملت کے لئے بہت بڑا سانحہ ہو گا جو کہ ایک خطرناک اور خونی تصادم کا سبب بھی بن سکتا ہے' جیسے کہ خود اس نے اپنے کھلا خط بنام وزیر اعظم میں لکھا ہے۔

فقط والسلام

خدا آپ کا حامی و ناصر ہو

نوٹ: ان کارروائیوں کے جواب میں گوہر شاہی کے غنڈوں نے کراچی کے دفتر پر حملہ کیا اس کے جواب میں یہ درخواست لکھی گئی۔

خدمت جناب ایس ایچ او صاحب

عنوان: گوہر شاہی کے غنڈوں کی دفتر ختم نبوت پرانی نمائش پر اشتعال انگیز نعرے بازی کی روک تھام

گزارش ہے کہ آج مورخہ ۲۵/۷/۹۹ء بوقت تقریباً ایک بجے دوپہر زکوں پر گوہر شاہی کے کچھ لوگ ایم اے جناح روڈ سے گزرتے ہوئے شدید اشتعال انگیز نعرے بازی کرتے ہوئے گرومندر کی طرف جا کر واپس ہوئے اور پھر انہوں نے شارع قائدین روڈ سے گزرتے ہوئے دفتر ختم نبوت پرانی نمائش مسجد باب الرحمت کے سامنے تھوڑی دیر رک کر شدید نعرے بازی کی اور ہمارے کارکنوں اور دفتر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے دھمکی آمیز نعرے لگائے' اس دوران مسلسل دفتر اور کارکنوں کی طرف کے مارکر اشارے کر رہے تھے ان کے ہمراہ تھانہ سولجر بازار کی پولیس موبائل پیچھے پیچھے چل رہی تھی' ہماری گزارش ہے کہ اس پولیس موبائل کے ذریعے ان شرپسندوں کے نام اور پتے معلوم کر کے فوری طور پر قانونی کارروائی کی جائے اور دفتر اور کارکنوں کو تحفظ فراہم کیا جائے۔

☆☆......☆......☆☆

AL-ABDULLAH JEWELLERS

العبداللہ جیولرز
GOLD, SILVER BUYERS, SELLERS & ORDER SUPPLIERS
Shop NO. 86, Kundan Street, Sarafa Bazar,
Mithader, Karachi. Phon : 7512251

پاکیزگی اور ذائقے کا حسین سنگم...... خالص دیسی گھی سے تیار کردہ
شیر پنجاب سویٹس اینڈ بیکرز
برانچز: گھنٹہ گھر فون: ۲۲۴۰۳' سیٹلائٹ ٹاؤن فون: ۲۵۰۰۰۹' پیپلز کالونی
فون: ۲۵۰۰۷' ۲ جناح روڈ اسلامیہ کالج چوک فون: ۲۱۵۱۲۰ گوجرانوالہ

جشنِ ملینئیم اور بے خبر مُسلمان

مولانا مفتی احمد سفیان تمیمی

اکیسویں صدی کے استقبال کی تیاریاں عیسائیوں کی نسبت مسلمانوں میں زیادہ زور و شور سے جاری ہیں۔ اکیسویں صدی میں کیسے داخل ہونا ہے' اس بارے میں کانفرنسوں اور سیمیناروں میں وعظ و تبلیغ کا سلسلہ جاری ہے' دانشوروں کی مذاکراتی نشستیں اور دیگر پروگرام بھی ہو رہے ہیں' سرکاری و غیر سرکاری تنظیموں' اداروں اور افراد کو بس ایک ہی فکر لاحق ہے کہ انہیں اکیسویں صدی کے سانچے میں کیسے ڈھلنا ہے اور جشن استقبال کیسے منانا ہے۔ ریڈیو' ٹیلیویژن' اخبارات' حکمران' سیاستدان اور بیشتر نام نہاد دینی رہنما بھی اکیسویں صدی کے پرجوش استقبال کی فضا بنانے میں لگے ہوئے ہیں۔

کسی مسلمان دانشور اور رہنما نے یہ نہیں سوچا کہ اکیسویں صدی سے مسلمانوں کا کیا رشتہ ہے اور اس کے جشن استقبال میں مسلمانوں کی شرکت کے کیا معنی ہیں۔ عیسائی اسے ملینئیم (Millennium) کا نام دے رہے ہیں۔ لغت میں اس کا مطلب ہے "حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ہزار سالہ دور حکومت کا وہ عہد جس میں شیطان ناامید ہوگا" یہ الگ بحث ہے کہ موجودہ عیسائیوں کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے کوئی تعلق ہے بھی یا نہیں؟ کیونکہ تعلیمات عیسیٰ علیہ السلام عیسائیوں کے عقیدہ تثلیث اور دیگر عقائد کی تصدیق نہیں کرتیں اور متعدد یورپی محققین اس بات کی تصدیق کر چکے ہیں کہ اناجیل تحریف شدہ ہیں۔ عیسائیوں اور سن عیسوی کا حقیقی تعلق حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے بنتا ہے یا نہیں بنتا؟ مگر میرے علم کے مطابق ماہ و سال کی پیمائش کے لئے سن عیسوی عیسائیوں کا ایسے ہی ایک مذہبی شعار ہے جیسے "صلیب" کتب تاریخ کا مطالعہ کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ گیارہویں صدی عیسوی کو بھی عیسائیوں نے (ملینئیم) کے طور پر اس طرح منایا تھا کہ وہ باہم متحد ہو کر مسلمانوں پر چڑھ دوڑے تھے' بیت المقدس اور کئی دوسرے شہروں کے گلی کوچوں میں مسلمانوں کا خون سیلاب کے پانی کی طرح بہایا تھا اور اب دوسرے (ملینئیم) میں بھی صورت حال ویسی ہی ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ پہلے صلاح الدین ایوبی اور کچھ دیگر غیرت مند موجود تھے جنہوں نے مادی و افرادی طور پر کمزور ہونے کے باوجود خونخوار صلیبی بھیڑیوں کے دانت توڑ دیئے تھے ہو سکتا کہ اللہ تعالیٰ اب بھی ایسے افراد پیدا کر دیں۔

گزشتہ (ملینئیم) میں جس عزم و ارادہ کا عیسائیوں نے اظہار کیا تھا مسلسل شکستوں کے بعد بھی وہ اس کے لئے کوشاں رہے اور گزشتہ ہزار سال میں مسلمانوں کے خلاف انہوں نے ان گنت کامیابیاں حاصل کیں۔ اسپین سے مسلمان بے دخل ہوئے' افریقہ و ایشیا میں مغلوب ہوئے' خلافت عثمانیہ کا خاتمہ ہوا' ہندوستان کا بڑا حصہ مسلمانوں کے ہاتھ سے نکل گیا اور صلیبیوں نے نے وسیع و عریض اسلامی مقبوضات پر صلیبی جھنڈے لہرا دیئے۔ اس طرح ان کا یہ حق بنتا ہے کہ اکیسویں صدی یعنی دوسرے (ملینئیم) کے استقبال کا بھی جس طرح چاہیں جشن منائیں لیکن ہماری سمجھ میں یہ بات نہیں آ رہی کہ مسلمان کس خوشی میں اس جشن میں شریک ہو رہے ہیں؟

بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ ماہ و سال کے پیمانے یعنی سن وغیرہ کا کسی مذہب و قوم سے کیا تعلق؟ یہ تو عالمی پیمانہ ہے ان کی خدمت میں عرض ہے کہ حضرت عمر فاروق اور حضرت علی رضی اللہ عنہما بھی اس حقیقت سے آگاہ تھے' صحابہ کرامؓ کی مجلس مشاورت میں اس وقت رائج ہر سن پر بحث ہوئی اور سن ہجری کے حق میں فیصلہ ہوا۔ ہر قوم کی مستقل ہستی قائم نہیں ہو سکتی' ایام کو دیکھ لیں' یہودیوں میں "ہفتہ" کا دن عبادت کے لئے مخصوص تھا تو عیسائیوں نے شریعت کا پیروکار ہونے کے باوجود "اتوار" کا دن اپنے لئے مخصوص کیا اور مسلمانوں میں "جمعہ" خصوصی دن ٹھہرا۔ تحویل قبلہ کا واقعہ بھی اس سلسلے میں بڑی رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ مکہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت المقدس کی طرف منہ

کر کے نماز پڑھی جس کا مقصد مشرکین مکہ سے امتیاز کرنا تھا' قرآن میں آتا ہے:

"پہلے جس طرف تم رخ کرتے تھے اس کو توہم نے صرف یہ دیکھنے کے لئے قبلہ مقرر کیا تھا کہ کون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرتا ہے اور کون الٹا پھیر دیا جاتا ہے۔"

مدینہ میں یہود و نصاریٰ سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا واسطہ پڑا' بیت المقدس انبیأ علیہم السلام کی کثیر تعداد کا قبلہ رہا ہے مگر یہود و نصاریٰ سے امتیاز واختصاص کی خاطر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خواہش تھی کہ قبلہ تبدیل ہو اس خواہش کو اللہ تعالیٰ نے مدینہ آمد کے ۱۶ ماہ بعد ۲ ہجری میں پورا کر دیا۔ وحی نازل ہوئی:

"تمہارے منہ کا بار بار آسمان کی طرف اٹھنا ہم دیکھ رہے ہیں' لو ہم اسی قبلہ کی طرف تمہیں پھیر دیتے ہیں جسے تم پسند کرتے ہو' مسجد الحرام کی طرف رخ پھیر دو' اب جہاں کہیں بھی تم ہو اسی کی طرف منہ کر کے نماز پڑھو۔" (البقرہ)

یہودیوں کو اس کا بہت دکھ ہوا اور انہوں نے کہا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) چونکہ ہر بات میں ہماری مخالفت کرنا چاہتے ہیں اسی لئے قبلہ بھی مخالفت کے ارادہ سے بدل دیا ہے' یوم عاشورہ کو بھی دیکھ لیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ آئے تو دیکھا کہ یہودی دس محرم کو روزہ رکھتے ہیں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ۹ اور ۱۰ محرم کو روزہ رکھنے کے لئے کہا۔ تہوار تک بدل دیئے اور واضح طور پر فرمایا:

"جو شخص کسی قوم کی مشابہت کرے گا وہ انہی میں سے ہوگا۔" (ابوداؤد)

ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"کتاب و سنت اور اجماع سے ثابت ہے کہ کفار کی مخالفت کا حکم دیا گیا ہے اور ان کی فی الجملہ مشابہت سے منع کیا گیا ہے کیونکہ ظاہری چیزوں میں مشابہت کرنے سے باطنی طور پر مودت و محبت اور موالات کی صورت پیدا ہو جاتی ہے۔"

داڑھی کا حکم دیتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"مشرکین کے خلاف طرز عمل اختیار کرو داڑھی بڑھاؤ مونچھیں کترواؤ۔" (بخاری)

یہ تو تھی دینی حوالے سے بحث مگر کچھ قومی و ملی غیرت کے تقاضے بھی ہوتے ہیں۔ مقتولین کے مظلوم ورثا کمزور بھی ہوں تو وہ بھی خوشی قاتل کے ساتھ کبھی جشن میں شریک نہیں ہوتے بلکہ انتقام لینے کی منصوبہ بندی کرتے ہیں' اسی طرح کسی طوائف کے اہل خانہ بھی اپنی طوائف کے ساتھ جبری زنا کرنے والوں کی خوشیوں میں شریک ہونا پسند نہیں کرتے۔ سن عیسوی کے علمبردار خونخوار صلیبی بھیڑیے تو کروڑہا مسلمانوں کو قتل اور لاکھوں مسلمان خواتین کو بے عصمت کر چکے ہیں کیا ملت اسلامیہ کے جوانوں میں ایک طوائف کے اہل خانہ جتنی بھی غیرت نہیں رہی کہ وہ صلیبیوں کا جشن (ملینیم) منانے کے لئے بے چین ہیں؟ آیئے گزرے ہوئے (ملینیم) میں صلیبی بھیڑیوں کے امت مسلمہ پر کئے جانے والے مظالم کی چند جھلکیاں ملاحظہ فرمائیں۔

گیارہویں صدی عیسوی شروع ہونے سے پہلے ہی عیسائیوں میں مذہبی بیداری کی تحریک شروع کی گئی اور گیارہویں صدی عیسوی میں عیسائیوں نے متحد و منظم ہو کر مسلمانوں پر حملوں کا آغاز کیا۔ بیت المقدس پر قبضہ کرنے کے لئے عیسائیوں نے مسلمانوں کے خلاف جو جنگیں لڑیں وہ صلیبی "جنگیں" کہلاتی ہیں۔ ان جنگوں کی تعداد آٹھ ہے۔ چھوٹی صلیبی جنگ ان کے علاوہ ہے' یورپ میں جو صلیبی جنگیں لڑی گئیں وہ بھی ان میں شامل نہیں' مسلمانوں کے دور حکومت میں بیت المقدس میں عیسائیوں کو وہ تمام مراعات حاصل تھیں جو مسلمانوں کو حاصل تھیں' سرکاری عہدے بلاامتیاز مذہب دیئے جاتے تھے' مسلمان پولیس صرف اس وقت مداخلت کرتی جب عیسائی متحارب فرقے آپس میں لڑنے لگتے' اگر مسلمان پولیس مداخلت نہ کرتی تو عیسائی ایک دوسرے کو ذبح کر دیتے اس کے باوجود جنونی صلیبی پادریوں نے عیسائی عوام کو مسلمانوں کے خلاف بھڑکایا اور عیسائی حکمرانوں کو بیت المقدس فتح کرنے کے لئے متحد کیا۔ مارچ ۱۰۹۵ء میں پوپ اربن دوم نے ایک کونسل قائم کی اور مسلمانوں کے خلاف جہاد کا حکم دیتے ہوئے کہا:

"ان کافروں سے جہاد کرو جو خداوند یسوع مسیح کی خانقاہ پر قابض ہو گئے ہیں' جو تم میں سے اس جہاد میں شامل ہوگا اس کے سارے پچھلے گناہ بخش دوں گا اور جو مارا جائے گا اس کو بہشت میں جگہ دوں گا' یسوع مسیح کی زخمی تصویروں کو شہر شہر اور گاؤں گاؤں میں عیسائیوں کو دکھا کر جذبات بھڑکائے گئے اور صلیبی خونخواروں کے لشکر جمع کئے گئے صلیبی درندوں کے پہلے لشکر کے راستہ میں آنے والی ہر چیز تباہ کر دی' ہنگری اور بلغاریہ ویران ہو گئے مسلمانوں کے علاوہ انہوں نے شریف عیسائیوں کو بھی نہ بخشا۔"

انگریز مؤرخ مجاڈ لکھتا ہے:

"انہوں نے ایسے قبیح جرائم کیے کہ کارکنان قضا وقدر دیکھ کر کانپ اٹھے ماؤں کی گودوں سے بچے چھین کر ذبح کئے گئے اور ان کے اعضا کاٹ کر ہوا میں اچھالے گئے" مجاڈ ان درندوں کے بارے میں مزید لکھتا ہے کہ "وہ غلط کاریوں میں یہاں تک خود فراموش ہو گئے تھے کہ قسطنطنیہ اور یروشلم کو بھی بھول گئے' جہاں سے بھی گزرے لوٹ مار اور قتل و غارت کو جلو ریادگار چھوڑتے گئے' تنگ آکر اہل ہنگری نے ان کا مقابلہ کیا اور بلغراد کے میدان ان صلیبی درندوں کی ہڈیوں سے پٹ گئے۔"

دوسرا انگریز مؤرخ طز لکھتا ہے:

"چونکہ ترک بہت دور تھے اس لئے وحشی اور جاہل لوگوں کے گروہ کے بہادروں نے یہودیوں ہی کو قتل کرنا شروع کر دیا' کولون میں ہزارہا یہودی قتل کیے گئے۔ طز مزید لکھتا ہے' مردار حیوانی لاشوں کا گوشت تو کھلم کھلا کھاتے تھے مگر انسانی گوشت چھپا کر...... انسانی لاشوں کی اعضا تراشی ان کی دل لگی تھی...... ایک موقعہ پر قبریں کھود کر عربوں کی لاشیں نکالیں اور ۱۵۰۰ سر کاٹ کر شہریوں کو دکھائے۔"

ایک مؤرخ بتاتا ہے: "دنیاوی جنگوں میں بھی ایسی خباثت اور بد چلنی کبھی نہیں ہوئی۔

مجاڈ لکھتا ہے کہ "اگر معاصرانہ روایات کو تسلیم کر لیا جائے تو ماننا پڑے گا کہ اہل بائبل کی ساری برائیاں خداوند یسوع مسیح کی خانقاہ آباد کرنے والوں میں پائی جاتی تھیں۔"

سید امیر علی اپنی کتاب تاریخ اسلام میں لکھتے ہیں:

"انہوں نے قتل و غارت کا ایسا خوفناک منظر پیش کیا کہ بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ عمر کی بڑائی' کم سن بچوں کی معصومیت و بے کسی' صنف نازک کی کمزوری و خوبصورتی ان (صلیبی درندوں) کے دل میں ذرا رحم پیدا نہ کر سکی۔ مسجدوں کا نظارہ تو ان وحشیوں کو اور بھی زیادہ غضبناک بنا دیتا تھا' سنگ مرمر کے محلوں سے لے کر جھونپڑیوں تک سب کو مسمار کر دیا گیا اور گلی کوچوں میں انسانی خون پانی کی طرح بہنے لگا۔ انطاکیہ میں کم سے کم دس ہزار انسان قتل کیے گئے...... انطاکیہ کے بعد شام کے شہر مرۃ النعمان کی طرف بڑھے اور یہاں ایک لاکھ انسانوں کا خون بہایا۔

طز لکھتا ہے:

"مرۃ النعمان میں مردم خوری کی نوبت آئی' عیسائی کیمپوں میں انسانی گوشت کھلم کھلا فروخت ہوتا تھا یروشلم میں ہونے والی خونریزی کے بارے میں مجاڈ بیان کرتا ہے عرب بازاروں اور گھروں میں تہ تیغ کئے گئے مغلوبوں کے لئے یروشلم میں پناہ کی کوئی جگہ نہ رہی...... پیدل اور سوار پناہ ڈھونڈنے والوں پر ٹوٹ پڑتے تھے اور اس شور قیامت خیز میں سوائے چیخوں اور آہ و بکا کے کچھ سنائی نہ دیتا تھا...... فاتح مردوں کی لاشوں پر بھٹت دوڑ رہے تھے۔"

ریمونڈ جس نے اس سانحہ ہوشربا کو چشم خود دیکھا ہے لکھتا ہے:

"مسجد کی ڈیوڑھی گھٹنوں گھٹنوں خون بہہ رہا تھا اور گھوڑے کی لگام تک پہنچتا تھا۔"

تقریباً سبھی مؤرخین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ اس لڑائی میں کم و بیش ۷۰ ہزار مسلمانوں کو قتل کیا گیا۔

طرابلس میں صلیبیوں نے بیسویں صدی میں ان مظالم کو ایک بار پھر اس طرح دہرایا کہ مجاہدین کو ہوائی جہازوں میں لاد کر بہت اونچائی پر لے جاتے اور صحرا میں پھینک دیتے۔ خشک و گرم صحرا میں یہ مجاہدین پیاس' بھوک اور گرمی میں تڑپ تڑپ کر شہید ہو جاتے اور طوفانی بگولے انہیں ریت کی قبروں میں دفنا دیتے۔ مشہور مجاہد لیڈر عمر مختار کو بھی اسی طرح پھینکا گیا تھا' سوڈان کے مشہور درویش صوفی بزرگ اور مجاہد آزادی مہدی سوڈانی کی قبر کھودی گئی اور ہڈیاں نکال کر نذر آتش کی گئیں۔

چنگیز نے بڑی تباہیاں مچائیں مگر جب منگول مسیحی اتحاد وجود میں آیا تو یہ تباہیاں دو چند ہو گئیں۔ منگول مسیحی اتحاد ۱۲۵۸ء میں ہلاکو خان کی قیادت میں بغداد فتح کیا۔ مؤرخین نے اس شہر کی تباہی اور بربادی کے جو مناظر پیش کئے ہیں انہیں پڑھ کر قاری کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ چھ دن تک بغداد کے گلی کوچے خون کی ندیاں بنے رہے اور دریائے دجلہ کا پانی سرخ ہو گیا اور اس کے بعد اس شہر کو آگ لگائی گئی تو دریا کا پانی سیاہ ہو گیا۔ مسلمان دوشیزاؤں کو گھروں اور محلات سے مویشیوں کی طرح کھینچ کر نکالا گیا اور کئی کئی منگولوں اور مسیحیوں نے انہیں ہوس کا نشانہ بنایا...... بغداد کی عیسائی آبادی محفوظ رہی اور ان میں سے کسی کے جسم پر خراش تک نہ آئی بلکہ ان میں سے کئی ایک نے قتل عام میں حصہ بھی لیا۔

ابن خلدون کے مطابق ۱۲ لاکھ افراد کو قتل کیا گیا صرف ۴ لاکھ زندہ بچ سکے۔ مؤرخین کے

مطابق چالیس روز تک شہر کو لوٹا گیا' دریائے دجلہ جو خون سے سرخ تھا اس میں لاکھوں کتابیں پھینکی گئیں تو پل بن گیا جب کتابوں کی سیاہی پانی میں ملی تو پانی کالا ہو گیا۔

اسپین میں صلیبی مظالم کے چند مناظر بھی ملاحظہ فرمائیں۔ اس خطہ میں جب مسلمان مغلوب ہوئے تو صلیبی عدالتوں نے مسلمانوں کو زندہ جلانے کی سزائیں سنائیں اور ۱۲ ہزار سے زیادہ افراد کو زندہ جلایا گیا' جبکہ تقریباً دس ہزار مسلمانوں کو دیگر سخت سزائیں دی گئیں' چونکہ عیسائی خود گندے رہتے تھے اس لئے صلیبی حکومت نے مسلمانوں کے غسل کرنے پر بھی پابندی لگادی۔ غرناطہ میں ایک لاکھ کتابیں جلائیں گئیں۔

موسیو لیبان لکھتا ہے:

"اندلس کے غریب مسلمانوں پر جو مظالم توڑے گئے دنیا کی تاریخ میں اس کی مثال نہیں ملتی' حالانکہ یہی وہ مسلمان تھے جنہوں نے اپنے اقتدار حکومت کے زمانہ میں عیسائیوں پر کبھی اس قسم کے مظالم نہ کئے تھے اگر وہ ایسا کرتے تو جزیرہ نما اسپین عیسائیوں کے نام و نشان اور ان کے وجود سے یکسر خالی ہو جاتا۔"

شاہ فرڈیننڈ کے ذاتی "معترف کلیسا" طور قماطہ کو پوپ نے کلیسا کی روحانی عدالتوں کا محتسب اعلیٰ مقرر کیا اس نے اسپین کے ہر قصبہ اور شہر میں روحانی عدالتیں قائم کردیں۔ حکومت کے سپاہی اور روحانی عدالتوں کے اہل کار جو عموماً پادری ہوتے مسلمانوں کے گھروں میں گھس جاتے' لوٹ مار کے ساتھ ساتھ عزت و آبرو پر بھی حملے کرتے۔ تاریخ کی کتب میں اندلس کے مشہور شہر بلنسیہ کے قریب واقع ایک قصبہ کا ذکر ملتا ہے یہاں کا پادری مسلمان مردوں کو گھروں سے نکال کر قید کر دیتا اور گھروں میں جاکر مسلمان خواتین کی جبراً عصمت دری کرتا نتیجتاً اس قصبے میں بڑی تعداد میں پادری کی طرح نیلی آنکھوں والے بچے پیدا ہوئے۔

نیز جیسا کہ پہلے بیان ہوا ہے کہ بارہ ہزار سے زیادہ افراد کو اس طرح زندہ جلایا گیا' البجارہ علاقہ کے لوگوں نے احتجاج کیا تو پانچ ماہ تک جگہ جگہ خون کی ندیاں بہتی رہیں اور ہر گاؤں مقتل بن گیا۔ مسلمانوں کے رہنما ابن امیہ کو قتل کر کے اس کا سر تیس سال کے لئے غرناطہ کے مذبح کے دروازہ پر لٹکا دیا گیا۔ ایک صلیبی کمانڈر کاؤنٹ آف بیرن نے ایک مسجد کو جس میں پورے ضلع کے مسلمانوں نے اپنی خواتین اور بچوں کو جمع کیا ہوا تھا بارود سے اڑا دیا۔

جزائر بلیارک میں ۵۰ ہزار مسلمان شہید کئے گئے تیس ہزار بوڑھے' بچے اور عورتیں قیدی بنائی گئیں۔ پہلے تو ان بوڑھوں' عورتوں اور بچوں سے مسلمانوں کی لاشیں شہر سے باہر پھینکوا کر جلانے کا کام لیا گیا۔ اس کے بعد صلیبی فوج نے جشن فتح منایا جس میں صلیبی روایات اور معمول کے مطابق قتل و غارت کھلے عام آبروریزی اور ایذا رسانی کے ساتھ ساتھ ایک جدت یعنی نوجوان مسلمان لڑکیوں کا برہنہ ناچ تھا ۱۶۲۵ء میں سرکاری طور پر اعلان کیا گیا کہ اسپین میں اب کوئی مسلمان باقی نہیں بچا۔

برصغیر پر ہونے والے صلیبی مظالم کی چند جھلکیاں بھی دیکھیں۔

واسکوڈی گاما کے جانشین الفانسو نے گوا میں چار دن تک لوٹ مار اور قتل و غارت کی' مسلمانوں کو ذبح کیا اور مساجد کو نمازیوں سمیت جلایا' یہ غیر ارادی واقعات نہیں تھے بلکہ گزشتہ (ملینیئم) کے استقبال پر صلیبیوں نے مسلمانوں کے خلاف جو عہد کیا اور منصوبہ بندی کی تھی اس کا حصہ تھے۔

۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں ۶ لاکھ سے زیادہ مسلمانوں کو قتل کیا گیا۔ کاریگروں کے ہاتھ کاٹ دیئے گئے تاکہ برطانوی مصنوعات کے لئے مارکیٹ خالی کی جاسکے۔

۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں مسلمانوں کی ناکامی کے بعد صرف تین دنوں میں ۵۲ ہزار علما کو پھانسیوں پر لٹکا دیا گیا' بے شمار مسجدیں اور مدرسے بند کردیئے گئے۔

۱۹۴۷ء کی تقسیم کا جو نقشہ بنایا اس کے نتیجے میں ۳۰ لاکھ کے قریب مسلمان شہید ہوگئے اور کشمیر تو اب بھی ذبح ہو رہا ہے۔ کشمیریوں کی اس قتل و غارت کے بالواسطہ ذمہ دار صلیبی ہی ہیں جنہوں نے تقسیم کی لکیر دانستہ غلط کھینچی' برما کے مسلمانوں کے ساتھ بھی یہی کیا اور اراکان کو الگ آزادی دینے کے بجائے برما کے تسلط میں دے دیا' جس کے نتیجہ میں تقریباً ۲ لاکھ مسلمان شہید ہوچکے ہیں جبکہ ۱۲ لاکھ کے قریب برمی مسلمان ملک بدر ہیں' صرف اراکان کے علاقہ میں ۱۵ بستیاں مکمل تباہ کی گئیں۔

الجزائر میں ۱۰ لاکھ مسلمانوں کو فرانسیسی صلیبیوں نے قتل کیا اور تازہ خانہ جنگی جو صلیبیوں ہی کی سازش کا نتیجہ ہے میں کم و بیش دو لاکھ مسلمان قتل ہوچکے ہیں اور یہ سلسلہ جاری ہے۔

فلسطین کی سرزمین پر اسرائیل کا قیام بھی

صلیبیوں کے باعث ہوا جس کے نتیجے میں آج ۵۰ لاکھ فلسطین اپنے گھروں سے باہر بطور مہاجر رہ رہے ہیں۔ گزشتہ پچاس سال میں یہودیوں نے جس طرح مسلمانوں کو ذبح کیا ہے یہ کسی سے پوشیدہ نہیں صابرہ اور شاتیلہ کے کیمپوں پر جو گزری کیا کوئی وہ بھول سکتا ہے۔

عراق کے دس لاکھ سے زیادہ مسلمانوں کا قتل تو تازہ بات ہے ان دس لاکھ میں بچوں کی اکثریت ہے انڈونیشیا میں امریکی (سی آئی اے) نے صدر سوکارنو کے خلاف جو سازش کی اور جس پر جنرل سوہارتو نے عمل کیا اس میں بھی کم وبیش دس لاکھ مسلمان قتل ہوئے تھے۔

بوسنیا میں ۳ لاکھ ۵۰ ہزار افراد کو عیسائیوں ہی نے قتل کیا ہے بوسنیا کی ۴۰ ہزار سے زیادہ خواتین کی عصمت دری کرنے والے بھی عیسائی ہیں۔ کوسوو میں قتل کئے جانے والے مسلمانوں کی تعداد بھی ایک لاکھ سے زیادہ ہے۔ قتل و غارت اور خواتین کی عصمت دری کی دلخراش داستانیں رسائل و جرائد میں شائع ہو چکے ہیں۔

وسطی ایشیا میں بھی دیکھ لیں کہ پہلے صلیبی زادوں نے اور پھر صلیبی کمیونسٹوں نے مسلمانوں کو گاجر مولی کی طرح کاٹا' ایک محتاط اندازے کے مطابق صلیبی زادوں اور کمیونسٹوں نے ایک کروڑ کے قریب مسلمانوں کا خون بہایا' روسی صلیبیوں نے صرف افغانستان میں ۱۵ لاکھ مسلمان قتل کئے۔

چیچنیا کی لڑائی میں ایک لاکھ مسلمان روسی صلیبیوں نے شہید کئے ہیں اور اب تازہ لڑائی میں لاکھوں افراد اپنے گھروں سے ہجرت کرنے پر مجبور ہیں اور سینکڑوں مسلمان شہید ہو چکے ہیں۔

اس وقت پوری دنیا میں براہ راست یا بالواسطہ صلیبی پالیسیوں کے نتیجہ میں ہونے والے مظالم کے باعث ایک کروڑ سے زیادہ مسلمان بطور مہاجر زندگی گزار رہے ہیں۔

یاد رہے کہ جب امریکہ دریافت ہوا تو اسپین' پرتگال' برطانیہ اور دیگر صلیبی ملکوں نے اپنی جیلوں کے دروازے کھول دیئے تھے۔ جیلوں میں بند چوروں' ڈاکوؤں' نقب زنوں' بدمعاشوں اور زانیوں کو بحری جہازوں میں بٹھا کر امریکہ کی طرف روانہ کر دیا تھا' جنہوں نے ریڈ انڈینز کی نسل کشی میں کوئی کسر نہ چھوڑی۔ تاریخی' واتفاقی' جغرافیائی' نسلی' لسانی اور بے شمار دیگر شہادتوں سے یہ ثابت ہو چکا ہے کہ جنوبی و شمالی امریکہ میں کولمبس کی آمد سے پہلے مسلمان بڑی تعداد میں آباد تھے' ان کے مقامی لوگوں کے ساتھ بہترین تعلقات تھے اور اس براعظم سے مسلمانوں کا نام و نشان تک مٹا دیا۔

مؤرخین' محققین اور آثار قدیمہ کے ماہرین کو طویل کے مطابق تھکا دینے والی محنت کے یہ حقائق ملے کہ اس براعظم میں صلیبیوں سے پہلے مسلمان آئے تھے اور براعظم کے بعض حصے انتہائی ترقی یافتہ تھے۔

کولمبس کی مہمات کا وقائع نگار لاکاساس لکھتا ہے:

اسپینیوں نے شرطیں لگائیں کہ کون کون ایک ہی وار میں آدمی کا سر قلم کرتا ہے یا اس کے جسم کے دو ٹکڑے کرتا ہے یا اس کی انتڑیاں باہر نکالتا ہے۔ انہوں نے ننھے بچوں کو پاؤں سے پکڑ کر ماؤں کی چھاتیوں سے نوچ لیا اور ان کے سر چٹانوں سے پٹخ دیئے دیگر شیر خوار بچوں کے جسموں کو تنکے کی مانند اپنی تلواروں میں پرو دیا مع ان کی ماؤں کے اور جو بھی ان کے سامنے آیا۔

صلیبی خلیفہ "امریکہ" کا الزام ہے کہ سوڈان کی اسلامی حکومت غلاموں کی تجارت میں ملوث ہے' اقوام متحدہ ادارہ یونی سیف اس الزام کی تحقیقات کے بعد اپنی رپورٹ میں بتا چکا ہے کہ سوڈان میں بچوں اور عورتوں کے اغوا اور تجارت میں کرسچن سالڈریٹی انٹرنیشنل (C.S.I) ملوث ہے۔ تاریخ گواہ ہے کہ اسلام نے غلامی کے خاتمہ کے لئے ایسے اقدامات کئے کہ اسلامی مقبوضات میں غلامی تقریباً ختم ہو گئی یا پھر غلاموں کو عام مسلمان شہریوں کے برابر حقوق مل گئے بلکہ بعض علاقوں میں حکمران تک بن گئے۔ مگر تہذیب نو کی علمبردار صلیبی دنیا نے منظم طریقے سے غلاموں کی تجارت شروع کی اور چرچ نے اس کے جواز کا فتویٰ دیا اور ان غلاموں کی تجارت میں صلیبی حکمران پوپ اور پادری سب ملوث تھے۔

صلیبیوں نے گزشتہ (ملینیئم) میں ہر جگہ مسلمانوں کی زندگی اجیرن بنا کر رکھی اور اب بھی صورت حال بدتر ہے۔ صلیبی خلیفہ کلنٹن کی قیادت میں صلیبی لیڈروں نے عسکری اور معاشی' ہر دو میدانوں میں ظلم کا بازار گرم کیا ہوا ہے۔ ایٹمی پاکستان سمیت کسی بھی مسلمان ملک کے کٹھ پتلی حکمران کو یہ ہمت نہیں کہ وہ کسی مظلوم مسلمانوں کی انسانی ہمدردی کے نام پر بھی مدد کر سکے۔

نیٹو کے حملے تک کوسوو کے مظلوم مسلمانوں کو ایک پائی کی مدد نہ ملی۔ عراق میں ادویات کی کمی کے باعث بچے مر رہے ہیں مگر کسی

مسلمان ملک کے حکمران کو جرأت نہیں کہ وہ عراقی بچوں کے لئے ادویات ہی بھیج سکے۔ کشمیر میں بھارت کی وحشی افواج قتل و عصمت دری کا سلسلہ جاری رکھے ہوئے ہیں مگر کارگل سے مجاہدین کی واپسی کی دھمکی صرف پاکستان کو ملی اس لئے کہ صلیبی دنیا میں مسلم دشمنی کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے۔

امریکہ، یورپ اور دیگر صلیبی ممالک کی ایٹمی اور معاشی پالیسیاں بالکل صدر نکسن کی ہدایت کے مطابق ہیں پورے اسلامی دنیا کو (آئی ایم ایف) اور ورلڈ بینک نے جکڑا ہوا ہے۔ سعودی ولی عہد کے پاکستانی ایٹمی تنصیبات کے معائنہ کرنے پر بھی صلیبی خلیفہ چیخ اٹھتا ہے۔ ان حالات میں جب کہ صلیبی دشمن اس قدر سنگدل، وحشی، ظالم اور سفاک ہے تو پھر مسلمان اس کی خوشیوں میں شریک ہونے کے لئے کیوں بے قرار ہیں؟ ذرا سوچیں اور تدبر کریں کہ کیا مسلمانوں کو خونخوار صلیبی بھیڑیوں کی خوشیوں میں شریک ہونا چاہئے؟ جب ہر گرجے میں اور ہر صلیبی پارلیمنٹ میں عہد کیا جائے گا کہ صلیب کو دنیا پر غالب کرنا ہے، دنیا کے ہر فرد کو عیسائی بنانا ہے تو کیا مسلمانوں کو آمین کہنا چاہئے؟

عیسائی تو اس (ملینیم) کو اسی عہد و عزم کے ساتھ منا رہے ہیں۔ مسلمان دانشوروں اور علما کو سوچنا چاہئے کہ وہ عیسائی (ملینیم) کو کیسے منا سکتے ہیں؟ دکھ یہ ہے کہ مسلمانوں نے پندرھویں صدی ہجری کا استقبال بھی اس پرجوش طریقے سے نہیں کیا تھا جس طرح وہ عیسائی (ملینیم) کے لئے پرجوش ہیں۔ جس ملک کا حکمران صلیبی خلیفہ کی خوشنودی کی خاطر جمعہ کی چھٹی منسوخ کر کے اتوار کی چھٹی رائج کرے گا اور بعض علما حمایت کریں گے تو وہاں کے عام مسلمان کو جشن صلیب میں شرکت سے کیسے روکا جاسکتا ہے؟

چیچنیا میں مسلمانوں پر ظالم روسیوں نے ظلم کی انتہا کر دی اور کشمیر کے اندر ماؤں، بیٹیوں اور بہوؤں کی عصمتیں تار تار کی جارہی ہیں، لیکن آج کا مسلمان ہے کہ وہ جشن صلیب میں شرکت کی تیاری تو کر رہا ہے لیکن ان بے یار و مددگار مسلمانوں کا کوئی وارث ہے؟۔

برادران اسلام! غور کریں کہ کروڑھا غیرت مند مسلمان جو صلیبی کفر کا مقابلہ کرتے ہوئے شہید ہو چکے ہیں، لاکھوں دوشیزائیں جو صلیبیوں کے ہاتھوں بے عصمت ہوئیں ان کی روحیں جب جشن صلیب میں شرکت پر ہم سے سوال کریں گی تو ہم اپنی بے غیرتی کا کیا جواز پیش کریں گے؟ مسلمانوں کے لئے جشن (ملینیم) میں شرکت کا راستہ درست نہیں بلکہ وہ راستہ صحیح راستہ ہے جو بارھویں صدی عیسوی میں نورالدین زنگی اور صلاح الدین ایوبی نے اختیار کیا تھا یعنی متحد ہو کر صلیبیوں سے ٹکرانے اور اسلامی مقبوضات آزاد کرانے کا راستہ۔

اگر اس (ملینیم) کو منانا ہی ہے تو جشن کے طور پر نہیں بلکہ اس عہد و عزم کے ساتھ منائیں کہ اگر اس (ملینیم) کو صلیبی ظلم و جبر کا (ملینیم) نہیں بننے دیں گے دنیا کو صلیبی تسلط سے آزاد کرا کر بنی نوع انسان کو جنت کا راستہ دکھائیں گے۔ (انشاءاللہ)

وماعلینا الا البلاغ

چناب نگر کی ڈائری

مولانا غلام مصطفیٰ خطیب جامع مسجد ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر

مولانا غلام مصطفیٰ نے لالیاں میں تمام مکاتب فکر کے علمأ کرام سے ملاقاتیں کیں اور قادیانیوں کے سالانہ جلسے کے متعلق آگاہ کیا۔ جامع مسجد سیدنا امیر معاویہؓ میں ظہر کے بعد بیان کیا، جبکہ جامع مسجد جامن والی میں بعد از نماز عصر خطاب کیا۔ ختم نبوت کی اہمیت، مرزا قادیانی کا دجل و فریب کے موضوعات پر گفتگو کی اور مسلمانوں سے کہا کہ وہ قادیانیوں کی کفریہ تبلیغی سرگرمیوں پر نگاہ رکھیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ قادیانیوں کا سالانہ جلسہ کسی صورت میں بھی نہیں ہونے دیا جائے گا۔

جامع مسجد ختم نبوت چناب نگر میں جمعۃ المبارک کے موقع پر خطاب کرتے ہوئے کہا کہ انتظامیہ قادیانیوں کی سازشوں اور جھوٹے پروپیگنڈہ کا سختی سے نوٹس لے، چناب نگر کی انتظامیہ اور حکومت سے مطالبہ کیا کہ قادیانیوں کے جلسے پر فوراً پابندی کا اعلان کیا جائے اگر مرزائیوں نے جلسہ کرنے کی کوشش کی تو پورے ملک میں ''چلو چلو چناب نگر چلو'' مہم شروع کی جائے گی۔ اور انہی تاریخوں میں ختم نبوت کا جلسہ منعقدہ کیا

باقی صفحہ پر

صلۂ شہید کیا ہے؟

دین حق ہر دور میں غالب رہا ہے اور اس کی ضیا پاشیوں سے ایک عالم جگمگا تا رہا اور تا قیامت اس دین کے علم کے پھریرے کائنات میں لہراتے رہیں گے 'صرف یہی نہیں بلکہ اس دین حق کے متوالے اور شیدائی شروع سے اپنی جانوں کے نذرانے پیش کرتے چلے آرہے ہیں اور خالق ارض وسما بھی انہیں حیات جاودانی کے تحفے عطا فرما رہے ہیں۔ ذیل کا مضمون امام الزاہدین والعارفین قاضی محمد زاہد الحسینی رحمۃ اللہ علیہ کے مبارک قلم سے تحریر شدہ ہے جو کہ روزنامہ نوائے وقت لاہور کی اشاعت مورخہ ۳۰ جمادی الاول ۱۳۶۸ھ مطابق ۳۱ مارچ ۱۹۴۹ء بروز جمعرات شائع ہوا اس مضمون کی روشنی اور تابانی ابھی بھی اسی طرح قائم ودائم ہے اور مجاہدین کے قلب وجگر کو گرما رہی ہے جیسے نصف صدی پہلے تھی افادہ عام کے لئے شامل اشاعت کیا جارہا ہے۔ (ادارہ)

شہید! یہ عربی زبان کا لفظ ہے 'اسم فاعل کے معنی میں بھی آتا ہے 'اور اسم مفعول کے معنی میں بھی 'خداوند تعالیٰ کے اسم صفاتیہ میں سے ایک نام بھی ہے 'جس کے معنی علیم و خبیر کے ہیں کہ جس سے کوئی موجود و معدم پوشیدہ نہ ہو۔ اصطلاح میں شہید اس انسان کو کہا جاتا ہے۔ جو اللہ کے نام کو بلند کرتے ہوئے باطل کے ہاتھوں قتل کر دیا جائے۔

اس کو شہید کیوں کہتے ہیں۔

(۱) ... اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اس کے جنتی ہونے پر گواہ ہیں۔

(۲) ... یہ حاضر ہے گویا کہ راہی نہیں۔

(۳) ... یہ حق کی شہادت پر آخر تک قائم رہا' اس کی جان چلی گئی مگر اس نے حق کا ساتھ نہ چھوڑا۔

(۴) ... اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو اعزاز و اکرام اس کا کیا گیا اس کو اس نے مشاہدہ کر لیا۔ باقی انسان قیامت کے بعد ملاحظہ کر سکیں گے۔

انسانی تخلیق کے بالکل ساتھ ساتھ شہادت کا سلسلہ بھی شروع ہوا اور اس انداز سے شروع ہوا کہ ایک بھائی دوسرے کا قاتل ہوا۔ اسی لئے انسانی تاریخ میں یہ سیہ بختی صرف انسان ہی کے حصہ میں آئی ہے کہ اشرف المخلوقات کہلانے والا ایک دوسرے کو قتل کر دیتا ہے۔ مقتول اکثر اوقات مظلوم ہی ہوا کرتا ہے اور یہ بھی تاریخ کے زریں اوراق میں موجود ہے کہ ظالم نے جب کسی معصوم اور

قاضی محمد ارشد الحسینی

محفوظ الدم کو اپنی خواہشات کی تکمیل میں تہ تیغ کیا اور بے کفن لاشوں کی تڑپ کو اپنی آرائش محفل کا سامان سمجھا تو تھوڑے ہی زمانہ کے بعد اس ظالم کی لاش بے گور و کفن رہی اور ظلم تو باقی رہا۔ مگر ظالم کی بنیاد ہی اکھیڑ دی گئی۔ آدم علیہ السلام کے دو بیٹوں میں سے ایک ظالم نے اپنی شہوانی اغراض کی تکمیل میں اپنے بھائی صاحب کو قتل کر ڈالا' مگر قتل کے خوف سے ابھی ہاتھ اسی طرح آلودہ تھے کہ ندامت اور پشیمانی نے اس کو ذلت اور خسران کے قعر عمیق میں دھکیل دیا خداوند تعالیٰ کا فرمان آج بھی اس تاریخ کو یوں بیان فرما رہا ہے:

﴿واتل علیهم نبا بنی آدم بالحق﴾ (الآیات)

''اور آپ ان کو آدم کے دو بیٹوں کا قصہ صحیح طور پر سنائیے جبکہ دونوں نے ایک ایک نیاز پیش کی اور اس میں سے ایک کی تو مقبول ہوگئی اور دوسرے کی مقبول نہ ہوئی وہ دوسرا کہنے لگا کہ میں تجھ کو ضرور قتل کروں گا اس نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ متقیوں ہی کا عمل قبول کرتے ہیں۔ اگر تو مجھ پر میرے قتل کرنے کے لئے دست درازی کرے گا تب بھی میں تجھ پر تیرے قتل کرنے کے لئے ہرگز دست درازی کرنے والا نہیں 'میں تو پروردگار عالم سے ڈرتا ہوں 'میں یوں چاہتا ہوں کہ تو میرے گناہ اور اپنے گناہ سب اپنے سر پر رکھ لے' پھر تو دوزخیوں میں شامل ہو جائے' اور یہی سزا ہوتی ہے ظلم کرنے والوں کی' سو اس کے جی نے اس کو اپنے بھائی کے قتل پر آمادہ کر دیا' پھر اس کو قتل ہی کر ڈالا' جس سے بڑے نقصان والوں میں شامل ہو گیا سو بڑا شرمندہ ہوا۔ (المائدہ)''

تاریخ بتاتی ہے کہ دنیا میں ناجائز خواہشات کو پورا کرنے کے لئے اگر ایسے

بدبخت موجود ہیں جو دوسروں کی عزیز گراں مایہ زندگی محض ذاتی اقتدار' فرعونی غرور' نمرودی لالچ کے نشے میں ختم کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں' تو ایسے پاکدامن بلند اقبال' نیک طینت' سلیم الفطرت عشاق کی بھی کمی نہیں' جو اپنے محبوب جسم کو خاک و خون میں ملوث کرسکتے ہیں۔ اپنے جگر کا کباب بنانا پسند کرسکتے ہیں' اپنے اعضاً کے ٹکڑے ٹکڑے ہونے کو پسند کرتے ہیں' مگر اس امر کو پسند نہیں کرتے کہ حق پامال ہو' صداقت کا خون ہو' حقیقت کی گردن کشی ہو' بالفاظ دیگر اگر یزیدوں کی کمی نہیں تو حسینؓ کے پر تو بھی ہر زمانہ میں موجود رہتے ہیں' اور تاریخ ایسے افراد پیدا کردیتی ہے جو اللہ تعالیٰ سے خراج تحسین حاصل کرنے کے لئے اپنے آپ کو چور چور کرنا اپنا مقدس نصب العین سمجھتے ہیں۔ محبوب رب العالمین' خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالفین میں اگر ابولہب تھا' عتبہ تھا تو وہاں آپ کے کفش برداروں میں مجدع کا مقدس خطاب پانے والا عبداللہؓ بھی موجود تھا جس نے یہ دعا کی:

"اے رب العالمین! میرا مقابلہ میدان جہاد میں (جہاں حق و باطل کا معرکہ ہے' جہاں نور اور ظلمت برسرپیکار ہے' جہاں صدق و کذب کی ٹکر ہے) ایک ایسے طاقتور شجاع' دلیر' مخالف سے ہو' جو میرے ساتھ کافی دیر تک لڑتا رہے میں اس پر وار کروں وہ مجھ کو اپنا نشانہ بنائے آخر انجام کار یہ ہو کہ وہ مجھ کو قتل کردے' قتل کے بعد میرے اعضاً کے ٹکڑے ٹکڑے کردے میرے کان کاٹ ڈالے' میرا ناک قطع کردے' اے مالک الملک! پھر جب تو اپنی قدرت کاملہ سے میرے جسم کو صحیح و سالم فرماکر مجھ سے پوچھے کہ اے عبداللہ! یہ کان ناک اور دوسرے اعضاً کہاں کٹوائے؟ تو میں جواب میں یہ عرض کروں کہ اے مالک حقیقی تیری رضا طلبی میں میں نے اپنا یہ حال کروایا۔ تو اے خدا مجھے یہ فرمادے کہ "صدقت یا عبداللہ' تو نے سچ کر دکھایا۔"

زمانہ گزر گیا' گزر رہا ہے' گزر جائے گا مگر جب تک شمع باقی ہے' پروانے آتے رہیں گے اور شمع کی ادا پر جلتے رہیں گے' انہی کو فرمایا گیا کہ وہ زندہ ہیں عیش و آرام میں ہیں' ظالم ان کی زندگی کو ختم کرنے کے خواب میں تھا مگر وہ ابدی زندگی پاگئے۔

﴿ولا تقولوا لمن يقتل في سبيل الله اموات بل احياء و لكن لا تشعرون﴾ (البقرہ)

تم نے روز روشن میں دیکھا کہ ان کا خون بہایا گیا' ان کو زیر زمین کردیا گیا' تمہارا تجربہ' تمہارے حواس' تمہارا مشاہدہ' تمہارا علم سب اسی امر کی شہادت دے رہے ہیں کہ وہ مظلوم مرگئے دفن ہوگئے' مگر یاد رکھو تمہارے حواس کا خالق' علام الغیوب' کائنات عالم کا مدبر "الا له الخلق والامر" کا سچا مصداق اس امر کی شہادت دے رہا ہے کہ وہ مرے نہیں بلکہ تم کو یہ بھی جائز اور درست نہیں کہ تم ان کو مردہ بھی کہہ سکو' وہ تو زندہ ہیں' خواہ تم نہ سمجھ سکو۔ ان میں ایسے بھی ہیں کہ جن کا جسم اسی طرح محفوظ ہے' موجود ہے' وہ اپنے جسم کے ساتھ عیش و راحت سے ہمکنار ہو رہے ہیں۔

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین رحمۃ للعالمین ماھو علی الغیب بضنین کا ارشاد ہے کہ آپ کا مشاہدہ ہے کہ حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ اپنے جسم اور تشخص کے ساتھ اڑ رہے ہیں' یہ شہادت فی سبیل اللہ وہ خواہش اور تمنا ہے کہ جو دار آخرت کے غیر فانی سرور و راحت کے مہیا ہونے کے باوجود کی جائے گی۔ جنت کے نعم و اکرام سے مشرف ہونے والا بھی یہ تمنا کرے گا کہ اللہ مجھ کو دنیا میں بھیج دے تاکہ میں پھر قتل ہوکر تیرے پاس آؤں' یہی وہ پاک وجود ہیں جن سے ان کے اس خون کا الگ کرنا دھونا گناہ ہے جو اس جذبہ اطاعت میں گیا اور ان کے وجود کو ملوث کیا' نامہ اعمال میں وہ سب سے بڑا ذخیرہ اور سب سے بڑی شہادت اور سب سے بڑی کفالت ہے' لاکھوں سلام کے مستحق ہیں ایسے وجود کروڑوں اکرام ان پر نثار' لاتعداد اعزاز ان کے قدموں پر نچھاور۔

بنا کردند خوش رسمے بخاک و خون غلطیدن
خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

☆☆……☆……☆☆

تحریر: علامہ خالد محمود

ادراک ختم نبوت وابطال قادیانیت

س: بقول آپ کے جب حضرت مسیح ناصری علیہ السلام اپنے مادی جسم کے ساتھ زندہ آسمان پر تشریف لے گئے ہیں کیا وہ بغیر کھانے پینے کے وہاں اپنی زندگی گزار رہے ہیں یا وہاں کھاتے پیتے ہیں؟ قرآن مجید نے اس کے متعلق کیا فرمایا ہے؟

ج: قرآن مجید نے اس پر بحث نہیں کی حضرت عیسیٰ علیہ السلام وہاں جنت میں کیا کھاتے پیتے ہیں حضرت آدم علیہ السلام بھی اس جسد خاکی سے اس ملاء اعلیٰ میں رہ چکے ہیں اور پھر وہاں سے زمین پر اترے تھے تو جوان کی خوراک ہوتی ہوگی' وہی خوراک وہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بھی ہو سکتی ہے۔ پھر جو خدا تعالیٰ اصحاب کہف کو سالہاسال تک زمین پر زندہ رکھ سکتا ہے کہ وہ بغیر کچھ کھائے پیے سالہاسال تک سوئے رہیں تو کیا وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بغیر کسی مادی خوراک کے وہاں زندہ نہیں رکھ سکتا؟

س: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی یہ پیشگوئی تو قرآن مجید میں ہے' جس میں انہوں نے کہا کہ آنحضرت ﷺ میرے بعد آئیں گے (ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمه احمد) کیا قرآن مجید میں ایسی آیت بھی ہے جس میں یہ ہو کہ حضرت محمد عربی ﷺ کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے مادی جسم کے ساتھ آخری زمانہ میں آسمان سے نازل ہوں گے؟

ج: آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو اپنے سامنے پیش آنے والے واقعات بیان فرمائے یا علامات قیامت بیان فرمائیں' ان سب کا قرآن کریم میں مذکور ہونا ضروری نہیں۔ پہلے پیغمبر جو بعد میں آنے والے پیغمبروں کی بشارت دیتے رہے۔ تو یہ اس بات کی خبر تھی کہ آئندہ دنیا کو ہدایت ان کے ذریعہ ملے گی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد ثانی صرف ان کاموں کے لئے ہوگی جو قرآن وحدیث میں مذکور ہیں۔ رہی تبلیغ دین اور نشر ہدایت تو اس کے لئے شریعت محمدی کافی ووافی ہوگی اور آپ بھی اسی پر عمل کریں۔

س: قرآن مجید کی آیت رفعه الله الیه کے معنی اگرچہ آپ کے نزدیک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اپنے مادی جسم کے ساتھ آسمان پر اٹھائے جانے کے ہیں تو بقول آپ کے جس وقت وہ زمین پر واپس آئیں گے' تو اس وقت اس آیت کے معنی کیا ہوں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر ہیں یا زمین پر؟

ج: قرآن مجید میں کئی ہونے والے واقعات کی خبر دی گئی ہے۔ حالانکہ ان میں سے کئی حضور ﷺ کی زندگی میں ہی پورے ہو گئے تھے۔ ان واقعات کے پورا ہونے کے بعد حضور ﷺ جب ان آیات کو پڑھتے ہوں گے تو حضور ﷺ کے ہاں اس وقت ان آیات کی تفسیر کیا ہوگی؟ یہی نا کہ ایک بات کے ظہور پذیر ہونے کی خبر دی گئی تھی اور اب وہ بات واقع ہو گئی۔ جو واقعات عمل میں آگئے تو ان کی پہلی خبروں کے لئے کیا قرآن کریم کا دروازہ بند ہے؟

اس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب دنیا میں تشریف لائیں گے تو وہ اور دوسرے مسلمان ان آیات کو جس میں حضرت عیسیٰ کے بارے میں دوبارہ آنے کی خبر دی گئی ہے' بے شک پڑھیں گے اور اس ذہن سے پڑھیں گے کہ گزشتہ دور میں ان واقعات کے وقوع پذیر ہونے کی خبر دی گئی تھی اور جیسا بتایا گیا تھا' ویسا عمل میں آگیا۔ اب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا یہاں موجود ہونا قرآن کریم کی ان خبروں کی تردید نہیں' ان کی عملی تصدیق ہے۔

س: آپ کے عقیدہ کے مطابق اگر وہ آخری زمانہ میں نازل ہوں گے تو اس وقت ان کی عمر کتنی ہوگی؟ قرآن وحدیث.........

ج: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عمران کی آمد ثانی پر دائرہ کہولت میں ہوگی۔ قرآن کریم اس باب میں کھل کر لفظ ذکر کرتا ہے اور یہ اس کے لئے آتا ہے جس کے سر کے بال سفیدی سے مخلوط ہو چکے ہوں۔ آپ کا اس عمر میں لوگوں سے کلام فرمانا قرآن کریم میں معجزہ کی صورت میں مذکور ہے۔ اس عمر میں بات کرنا عام طور پر معجزہ نہیں ہوتا۔ ہاں آپ جب سالہاسال کے بعد پھر اس زمین پر جلوہ افروز ہوں گے تو پھر آپ کا کہولت میں کلام کرنا واقعی معجزے کا نشان ہوگا۔ جس طرح آپ کا ماں کی گود میں کلام کرنا ایک نشان تھا' اسی

طرح کھولت میں اس پس منظر کے ساتھ کلام کرنا بے شک ایک نشان ہوگا۔

س: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زبان تو عربی نہ تھی۔ آپ کے عقیدہ کے مطابق جب وہ نازل ہوں گے تو قرآن مجید اور حدیث کس طرح پڑھیں گے۔ کیونکہ وہ تو عربی میں ہیں۔ بذریعہ وحی سیکھیں گے یا علماء کرام سے پڑھیں گے۔ قرآن مجید سے بتائیں؟

ج: قرآن کریم میں ہے کہ حضرت مریمؑ کو پہلے سے خبر دی گئی تھی کہ اللہ تعالیٰ حضرت مسیح علیہ السلام کو تورات' انجیل اور کتاب و حکمت سکھائیں گے۔ قرآن کریم کی اصطلاح عومی میں کتاب و حکمت قرآن و حدیث کو کہا گیا ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اگر دور محمد (ﷺ) کا کچھ حصہ نہ پایا ہوتا تو آپ کو اللہ تعالیٰ قرآن و حدیث کی تعلیم کیوں دیں گے۔ کتاب کو تورات یا انجیل کے ساتھ ذکر کرنا بتاتا ہے کہ یہ بھی کوئی آسمانی دستاویز ہے۔ کوئی عام چیز نہیں۔ شیخ اکبر کہتے ہیں۔ یعرفہ الحق تعالی بھا علی طریق التعریف وان کان نبیا (الیواقیت ص ۳۸' ج ۲) اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قرآن و حدیث کی تعلیم کب دیں گے؟ یہ ضرورت کے وقت ہوگا۔ تاہم یہ صحیح ہے کہ وہ یہاں آکر کسی استاذ سے نہ پڑھیں گے نہ گل علی شاہ سے نہ فضل احمد سے نہ فضل الٰہی سے۔ جو خدا "کن" کہہ کر جہاں بنا سکتا ہے' وہ ایک تکوین میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو عربی زبان اور کتاب و حکمت بھی پڑھا سکتا ہے۔

س: قرآن مجید کی رو سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کے نبی تھے۔ اگر وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آخری زمانہ میں امت محمدیہ میں نازل ہوئے تو وہی خاتم النبیین اور آخری نبی ہو جائیں گے۔ کیونکہ وہ سب کے آخر میں مبعوث ہوں گے۔ کیا ان کی بعثت اور ان کے آنے سے آنحضرت ﷺ کی مہر ختمیت نہیں ٹوٹے گی؟

ج: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی رسالت صرف بنی اسرائیل کے لئے تھی۔ آمد ثانی پر آپ ﷺ کی امت میں سے ہوں گے۔ اس لئے پوری دنیا آپ کے دائرہ کار میں ہوگی۔ آپ اپنی ذات میں تو نبی ہوں گے لیکن اپنے کام میں آپ امتی ہوں گے۔ یوں کہے کہ آپؑ کی نبوت نافذ نہ ہوگی۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آنے پر آپ کی شریعت منسوخ ہو چکی۔ یہ صحیح ہے کہ آپ آخری زمانہ میں نازل ہوں گے لیکن یہ صحیح نہیں کہ آپ مبعوث ہوں گے۔ ختم نبوت کے بعد کسی نبی کی بعثت نہیں۔ جب ان کی بعثت ہی نہ ہوگی تو آپ کی آمد سے حضور ﷺ کی خاتمیت سے کوئی ٹکراؤ نہ ہوگا۔ پہلا ایک پیغمبر کیا سارے نبی بھی آجائیں' جیسا کہ معراج کی رات بیت المقدس میں آگئے تھے تو اس سے مہر ختم نبوت نہیں ٹوٹتی۔

بقیہ: چناب نگر

جائے گا' انہوں نے چنیوٹ کے علماً کرام اور مدارس کے طلباً کو بھی آگاہ کیا۔

علماً کرام نے جمعۃ المبارک کے خطبات میں مسلمانوں کو قادیانیوں کے کفریہ عقائد سے آگاہ کیا۔ مولانا نے احمد نگر' چاہ مخدوماں' ڈاور' برج بابل' ۴۶ اڈا' چک ۴۵ چھنی قریشاں کچھیاں اور دیگر مقامات پر خطاب کئے اور مسلمانوں کو قادیانیوں کے کفر و فریب اور جھوٹے پروپیگنڈے سے ہوشیار رہنے کی تلقین کی۔

ضلعی امن کمیٹی جھنگ میں ڈپٹی کمشنر' ایس ایس پی' تمام مکاتب فکر کے علماً کے اجلاس میں ڈپٹی کمشنر اور ایس ایس پی کو قادیانیوں کے سالانہ جلسے کے متعلق ۸۴ آرڈی نینس کی خلاف ورزی اور احمد نگر میں اسپیکر استعمال کرنے کے متعلق آگاہ کیا اور فوراً ان کے خلاف قانونی کارروائی کا مطالبہ کیا۔ قادیانیوں کے پروپیگنڈے' جلسے کے متعلق افواہیں' مسلمانوں میں اشتعال اور مجلس تحفظ ختم نبوت کے پروگرام سے آگاہ کیا۔

ڈپٹی کمشنر جھنگ نے مولانا کو اجلاس میں یقین دہانی کرائی کہ اس کا نوٹس لیا جائے گا اور قادیانیوں کو جلسے کی اجازت نہیں ملے گی حکومت قادیانیوں کے جلسے پر پابندی کا اعلان کرائے گی۔

حکومت پاکستان سے مطالبہ

چناب نگر (نمائندہ خصوصی) مولانا غلام مصطفیٰ خطیب جامع مسجد ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر میں خطبہ جمعۃ المبارک کے عظیم اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا ہے کہ قادیانی اپنے اخبار الفضل اور رسائل میں چناب نگر کی جائے ربوہ لکھ کر قانون کی خلاف ورزی کر رہے ہیں لہذا انہیں پابند کیا جائے کہ وہ چناب نگر لکھا کریں بصورت دیگر ان کے خلاف کارروائی عمل میں لائی جائے اور رسائل کو ضبط کیا جائے۔

REGD. NO. SS 160

کیا آپ نے کبھی غور کیا؟

قادیانی

ہمارے نوجوانوں کو ورغلا کر مرتد بنا رہے ہیں
اس مقصد کے لئے وہ کروڑوں روپے پانی کی طرح بہا رہے ہیں

جب آپ حق پر ہیں تو ...

آپ نے ناموسِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم اور عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے کیا انتظام کیا؟ کیا یہ آپ کی ذمہ داری نہیں کہ قادیانیوں کی خطرناک سرگرمیوں کے بارے میں معلومات حاصل کریں؟ اگر ہے تو آج ہی ملت اسلامیہ کے بین الاقوامی ہفت روزہ

خوبصورت ٹائیٹل
کمپیوٹر کتابت
عمدہ طباعت

ہر جمعہ کو پابندی سے شائع ہوتا ہے

ہفت روزہ
ختمِ نبوۃ
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

کا مطالعہ کیجئے

ختمِ نبوۃ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کی بھرپور نمائندگی کرتا ہے اور مجلس کے پیغام کو دنیا کے کونے کونے میں پہنچاتا ہے جس میں سیرت رسول اکرمؐ، سیرت الصحابہؓ، دینی و اصلاحی مضامین شائع کئے جاتے ہیں مرزائیت کا بھی جدید انداز میں تجزیہ کیا جاتا ہے

الحمد للہ

یہ ہفت روزہ امریکہ، برطانیہ، اسپین ماریشس، جنوبی افریقہ، نائیجیریا، سعودی عرب، قطر، بنگلہ دیش آسٹریلیا اور دنیا کے کئی دیگر ملکوں میں جاتا ہے۔

تعاون کا ہاتھ بڑھائیے

خریدار بنیئے — بنائیے
اشتہارات دیجئے
مالی امداد فراہم کیجئے

انشاء اللہ اس میں دنیا و آخرت کا فائدہ ہے